عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۷ روپے

جلد: ۲۱ | ۶ تا ۱۲ ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۰ تا ۱۶ جنوری ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۳۳

تھوڑی دیر اولیاء اللہ کی مجلس میں

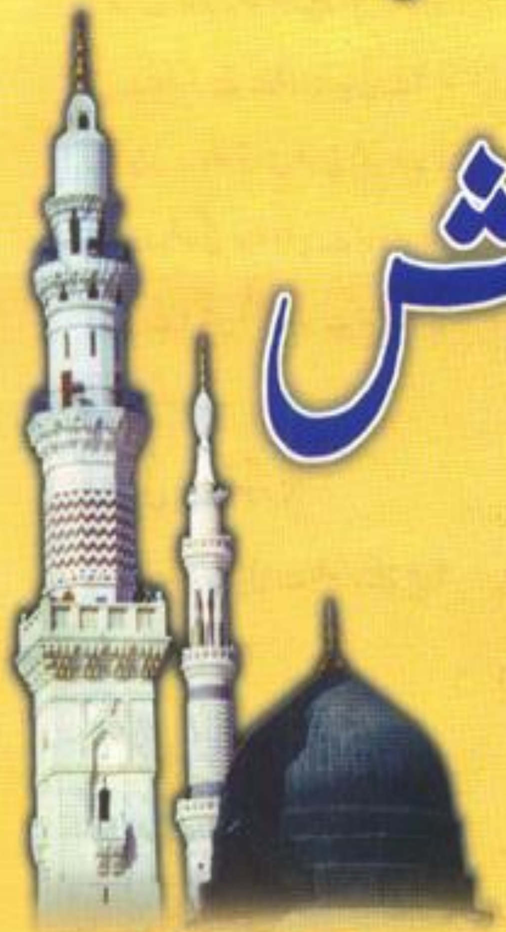

اسوۂ حسنہ کے تابندہ نقوش

اسلام کا روشن مستقبل

مرزا قادیانی امراضِ خبیثہ کا بدترین مجموعہ

موسیقی اللہ سے غفلت کا ذریعہ

مسلمانوں پر ایک نظر اور قلب پر تین اثر

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

کھڑے ہوکر بیسن پر وضو کرنا:

س:...... آج کل گھروں میں بیسن لگے ہوئے ہیں اور لوگ زیادہ تر بیسن سے ہی کھڑے ہوکر وضو کر لیتے ہیں۔ وضو کھڑے ہوکر کرنے سے نماز ہوجاتی ہے؟

ج:...... وضو تو اس طرح بھی ہوجاتا ہے (اور وضو صحیح ہو تو اس سے نماز پڑھنا بھی صحیح ہے) لیکن افضل یہ ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرے۔

گرم پانی سے وضو کرنا:

س:...... گرم پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ ایسا کرنا چاہئے یا نہیں؟

ج:...... کوئی حرج نہیں۔

اگر وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ جائے تو کیا کریں:

س:...... اگر وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ جائے تو دوبارہ وضو کرنا چاہئے یا صرف اس حصے پر پانی ڈالنا چاہئے؟

ج:...... صرف اتنے حصے کا دھو لینا کافی ہے لیکن اس خشک حصہ پر پانی کا بہانا ضروری ہے، صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔

دوسرے کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا:

س:...... اگر ایک نمازی وضو کرتا ہے اور جس برتن میں پانی لے کر اس نے وضو کیا ہے اس برتن میں کچھ پانی بچ جاتا ہے تو اس بچے ہوئے پانی کو دوسرا شخص وضو کے لئے استعمال کر سکتا ہے؟

ج:...... وضو کا بچا ہوا پانی پاک ہے۔ دوسرا آدمی اس کو استعمال کر سکتا ہے۔

منکرین ختم نبوت کے لئے اصل شرعی فیصلہ کیا ہے؟

س:...... خلیفہ اوّل بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جنگ کیا اور تمام منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ منکرین ختم نبوت واجب القتل ہیں۔ لیکن ہم نے پاکستان میں قادیانیوں کو صرف ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دینے پر ہی اکتفا کیا، اس کے علاوہ اخبارات میں آئے دن اس قسم کے بیانات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں کہ: ''اسلام نے اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں، وہ حقوق انہیں پورے پورے دیئے جائیں گے''۔ ہم نے قادیانیوں کو نہ صرف حقوق اور تحفظ فراہم کئے ہوئے ہیں بلکہ کئی اہم سرکاری عہدوں پر بھی قادیانی فائز ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منکرین ختم نبوت اسلام کی رو سے واجب القتل ہیں یا اسلام کی طرف سے اقلیتوں کو دیئے گئے حقوق اور تحفظ کے حقدار ہیں؟

ج:...... منکرین ختم نبوت کے لئے اسلام کا اصل قانون تو وہی ہے جس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے عمل کیا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی جان و مال کی حفاظت کرنا ان کے ساتھ رعایتی سلوک ہے لیکن اگر قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوں، بلکہ مسلمان کہلانے پر مصر ہوں تو مسلمان، حکومت سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ ان (قادیانیوں) کے ساتھ مسیلمہ کذاب کی جماعت کا سا سلوک کیا جائے۔ کسی اسلامی مملکت میں مرتدین اور زنادقہ کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ مسئلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر اسلامی ممالک کے ارباب حل و عقد کی توجہ کا متقاضی ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۶ تا ۱۲ ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۰ تا ۱۶ جنوری ۲۰۰۳ء | شمارہ:۳۳

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ 4
اسوۂ حسنہ کے تابندہ نقوش 6
(علامہ حافظ محمد سعید لدھیانوی)
اسلام کا روشن مستقبل 9
(محمد شاہد)
مسلمانوں پر ایک نظر اور قلب پر تین اثر 12
(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
تھوڑی دیر اولیا اللہ کی مجلس میں 16
(قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)
موسیقی...... اللہ سے غفلت کا ذریعہ 19
(مولانا ظہور احمد عاصمی)
مرزا قادیانی...... امراض خبیثہ کا بدترین مجموعہ 22
(مولانا محمد اقبال رنگونی)
اخبار ختم نبوت 26

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا :۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ :۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت،
مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک :۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲_۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوة

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قہر الٰہی کو دعوت نہ دیجئے

دنیا بھر میں اس وقت اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے' نیچا دکھانے اور ان سے نفرت کے اظہار کے لئے اوچھے ہتھکنڈے اختیار کئے جارہے ہیں اور اس مقصد کے لئے نت نئے طریقے وضع کئے جارہے ہیں۔ اس طرز عمل کا ایک طریقہ اظہار اللہ کے نام' اس کے کلام قرآن مجید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے مقدس ناموں کی توہین اور بے حرمتی بھی ہے۔ خاصے عرصے سے مغربی ممالک میں قرآن مجید کی آیات اور مقدس اسمأ پر مشتمل کپڑوں کے استعمال کی خبریں اور ان لباسوں کی تصاویر اخبارات میں شائع ہورہی ہیں۔ گزشتہ دنوں اس کی کچھ مزید تفصیل سامنے آئی جو درج ذیل ہے:

''جاپان میں قرآنی آیات کے حامل کپڑے فروخت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے راشدین کے نام بھی چھپے ہوئے ہیں' عالم اسلام کی خاموشی معنی خیز ہے: صلاح الدین

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جاپان کے شہر ٹوکیو اور کیوٹو کے تجارتی مراکز میں ایسے ملبوسات سرعام فروخت کئے جارہے ہیں' جن میں قرآنی آیات' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے نام واضح طور پر پرنٹ ہیں۔ جاپان سے حال ہی میں وطن واپس آنے والے چمن میں مقیم پاکستانی تاجر سید صلاح الدین نے بتایا ہے کہ ٹوکیو اور کیوٹو میں عام فروخت کی جانے والی قمیضوں پر قرآنی آیات سمیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے نام پرنٹ ہیں جو مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب ہیں' ایسی ہی ایک قمیض نمونے کے طور پر سید صلاح الدین خرید کر لائے ہیں جسے نمائندہ امت کو دکھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی دل آزار قمیضوں کی فروخت پر پاکستان سمیت عالم اسلام کی خاموشی معنی خیز ہے جبکہ جاپان میں نوجوان مرد اور عورتیں ایسی قمیضیں پہن کر نائٹ کلب میں رقص وسرود کی محفل میں مصروف رہتے ہیں۔ سید صلاح الدین نے بتایا کہ گزشتہ دنوں چمن میں آنے والے ایک جاپانی وفد سے سابق رکن اسمبلی مولانا عبدالغنی نے پاکستانی عوام کی جانب سے احتجاج ریکارڈ کرایا تھا مگر پاکستانی حکومت نے اس ضمن میں ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔'' (روزنامہ ''امت'' کراچی ۱۴/دسمبر۲۰۰۲ء)

قرآن پاک کی توہین کے واقعات صرف یورپ ہی میں نہیں بلکہ ایشیا میں بھی کثرت سے رونما ہورہے ہیں۔ گوہرشاہی کے ایک مرید کے حوالے سے ایک ایسی ہی خبر آپ ایک گزشتہ شمارے میں پڑھ چکے ہیں' جبکہ بعض جادوگروں کی جانب سے قرآن پاک کی توہین کی خبریں بھی اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں مقبوضہ کشمیر کے علاقے سرینگر میں بھارتی فوج کی جانب سے ایک مسجد کی بے حرمتی کے علاوہ قرآن پاک کی توہین کا واقعہ رونما ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

''سرینگر بھارتی فوج کی جانب سے مسجد کی بے حرمتی پر مسلمانوں کا احتجاج

بھارتی فوجی جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہوگئے اور قرآن مجید کو زمین پر پھینک دیا

سری نگر (جنگ نیوز ایجنسیاں) سری نگر کے علاقے کانیکادل میں بھارتی فوج نے تلاشی کے بہانے ہفتے کی صبح ایک مسجد کی بے حرمتی کی' بھارتی فوجی جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہوگئے اور قرآن مجید کو زمین پر پھینک دیا۔ بعدازاں مسلمانوں کی جانب سے مسجد کی بے حرمتی پر زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور سڑکوں کو بند کردیا گیا۔'' (روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۱۵/دسمبر۲۰۰۲ء)

قرآن مجید اور مقدس ناموں کی توہین ان کی کپڑوں پر چھپائی اور ان کے استعمال کے واقعات بلاشبہ قرآن مجید اور اسمائے مقدسہ کی توہین ہیں۔ سب سے زیادہ دردناک بات یہ ہے کہ یہ کپڑے پاکستان میں بھی تیار کرکے بیرونی ممالک میں سپلائی کئے جاتے رہے' جن میں ملبوسات کے علاوہ بیڈ شیٹ یعنی بستروں پر بچھانے کی چادریں بھی شامل تھیں۔ متعدد مرتبہ ان کپڑوں کی پاکستان میں تیاری کے واقعات منظر عام پر آئے' بلکہ بعض مرتبہ ایسی کپڑا ملوں کے مالکان کے خلاف بعض دردمند مسلمانوں نے قانونی کارروائی کی بھی کوشش کی' جسے مختلف طریقوں سے دبانے کی کوشش کی گئی۔ یہ کپڑے مردوزن استعمال کرتے ہیں اور انہیں پہن کر غلیظ ترین مقامات پر بھی جاتے ہیں' جیسا کہ مندرجہ بالا خبر

ختم نبوۃ

سے بھی واضح ہے جبکہ بیت الخلا میں بھی ظاہر ہے کہ پہننے والا اس کے سمیت ہی جائے گا' اس کے علاوہ یہ کپڑے بدن کے ہر حصے سے مس ہوتے ہیں جن میں پوشیدہ حصے بھی شامل ہیں نیز ان کپڑوں کو استعمال کرنے والے پاکی اور پلیدی کا بھی شعور نہیں رکھتے۔ بعض صورتوں میں بیت شیٹ نجاست سے ملوث ہو جاتی ہے' اور پھر سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ دنیا میں کھلے عام ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اس پر صرف یہی تبصرہ کیا جاسکتا ہے کہ ان حرکات سے توبہ کیجئے اور قہر الٰہی کو دعوت نہ دیجئے ورنہ ایسا عذاب نازل ہوگا کہ دنیا دیکھے گی اور پناہ مانگے گی مگر اس وقت کسی کو پناہ نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے پاک نام پر عالم کا قیام وابستہ بتایا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ جب تک دنیا میں اللہ تعالیٰ کا پاک نام لیا جاتا رہے گا' اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی' لیکن یہ انسانیت کی بدبختی ہے کہ وہ اس پاک نام کی بے حرمتی میں کھلم کھلا ملوث ہو رہی ہے اور یہ واقعات خاص طور پر ان ممالک میں پیش آ رہے ہیں جو دنیا میں انسانیت اور انسانی حقوق کے علمبردار یا ان کے ہمنوا ہیں۔ ہم اس رائے کا اظہار کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس وقت انسانی حقوق کے نام لیواؤں نے درحقیقت تمام انسانی قدروں کو پامال کر دیا ہے۔ اپنے خالق و مالک اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا طریقوں سے توہین کرنے والے کس منہ سے انسانی حقوق کا نام لیتے ہیں؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت روئے زمین پر آنے والی آفات وبلیات کی ایک بڑی وجہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ذات' ان کے پاک ناموں اور قرآن مجید کی بے حرمتی اور توہین ہے۔ جب تک یہ سلسلہ نہیں رکتا' زمین پر شر و فساد کا دروازہ کھلا رہے گا اور جیسے ہی یہ سلسلہ رکا' روئے زمین پر بہتری کے آثار نمودار ہونے لگیں گے۔ اس سلسلے میں مسلم ممالک پر بہت اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دنیا بھر میں ایسے واقعات کے سدباب کے لئے ٹھوس بنیادوں پر کام کریں' یہ نہ صرف خود ان ممالک کے تحفظ اور شر و فساد سے ان کی حفاظت کا ذریعہ ہوگا' بلکہ پوری دنیا کو اصلاح و ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کا بھی ذریعہ ثابت ہوگا۔

مکہ و مدینہ کو تباہ کرنے کی اسرائیلی فوجی مشیر کی دھمکی

گزشتہ دنوں اسرائیل کی فوجی اکیڈمی کے ایک مشیر نے ہرزہ سرائی کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل پر حملہ ہوا تو مکہ اور مدینہ کو تباہ کر دیں گے۔ اس حوالے سے جو خبر اخبارات شائع ہوئی وہ درج ذیل ہے:

"۴۰۰ ایٹم بم مسلم ممالک کو سبق سکھانے کے لئے تیار ہیں: اسرائیلی فوجی مشیر کی دھمکی

مسلمانوں کو یہودیوں کی حربی صلاحیتوں کا اندازہ نہیں' اسرائیل پر حملہ کی حماقت کی گئی تو مقدس مقامات کو تباہ کر دیں گے' عبرانی اخبار کو انٹرویو

تل ابیب (انٹرنیٹ نیوز) اسرائیل پر حملہ ہوا تو مکہ اور مدینہ کو تباہ کر دیں گے' ۴۰۰ بم اسلامی ممالک کو سبق سکھانے کے لئے تیار کئے گئے مسلمانوں کو صیہونیوں کی حربی صلاحیتوں کا اندازہ نہیں ہے' صیہونی فوجی اکیڈمی کے مشیر نے اسرائیلی اخبار ہارٹس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر اسرائیل پر کسی نے حملہ کرنے کی حماقت کی تو اسرائیل مکہ اور مدینہ کو تباہ و برباد کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل نے ۴۰۰ ایٹم بم اسلامی ممالک کو تباہ کرنے کے لئے تیار کئے ہیں' ہماری فوج اور جدید ہتھیار پوری دنیا کو فتح کر سکتی ہے۔ اسرائیل کے پاس ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کے لئے موبائل اور مستقل لانچنگ پیڈ موجود ہیں حتیٰ کہ اسرائیل ایٹمی ہتھیاروں کو سب میرین سے بھی فائر کر سکتا ہے' مسلمانوں کو صیہونیوں کی حربی صلاحیتوں کا اندازہ نہیں ہے' اس لئے اسرائیل پر حملے کے بارے میں سوچ رہے ہیں' انہوں نے کہا کہ اسرائیل گاجر نہیں ہے جس کو کھا لیا جائے' یہ لوہے کے چنے ہیں' جس نے بھی چبانے کی کوشش کی وہ اپنے دانت تڑوا بیٹھے گا۔"

(روزنامہ "اسلام" ۱۴/ دسمبر ۲۰۰۲ء)

اس سے قبل ایک امریکی صحافی نے بھی اپنے آقاؤں کو خانہ کعبہ کو تباہ کرنے پر اکسایا تھا۔ ہذیان گوئی یہودیوں کا وطیرہ ہے۔ یہودی اسلام کے بدترین دشمن اور اسلام دشمنی میں قادیانیوں کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہیں۔ یہودی چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا وجود کرۂ ارض سے مٹا دیں' اس کے لئے وہ عیسائیوں کو آلہ کار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں اور عیسائی بڑی خوشی سے ان کے آلہ کار کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور مسلمانوں کو دہشت گردی کی آڑ میں کچلنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ یہودیوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کو چار سو تو کیا چار ہزار بلکہ چار لاکھ ایٹم بموں سے بھی مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا۔ مسلمان کو اس کرۂ ارض سے مکمل طور پر فنا کرنے کا سوچنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ اسرائیلی فوجی مشیر اپنی حدود کے اندر رہے تو اسی میں اس کی بہتری ہے ورنہ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اس زمین پر ایک بوجھ کی صورت میں رہے ضرور ہیں لیکن دست قدرت وقتاً فوقتاً ایسے بوجھ سے اس زمین کو پاک کرتی رہی ہے۔ مسلم ممالک کو اس خبر پر سخت ایکشن لینا چاہئے۔

ختم نبوۃ

اسوۂ حسنہ کے تابندہ نقوش

زیر نظر مضمون شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ' کی ایک یادگار تحریر ہے جسے حضرت شہیدؒ کے صاحبزادے اور بے یک واسطہ خلیفہ مجاز جناب حضرت علامہ حافظ محمد سعید لدھیانوی مدظلہ العالی نے قارئین ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے لئے خصوصی طور پر ارسال فرمایا ہے۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ نکتہ کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

امور جاہلیت کا تریاق:

ایک صاحب حاضر خدمت ہوئے' عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جاہلیت کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے' بتوں کی پرستش کرتے تھے' اور اپنی اولاد کو خود اپنے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دیتے تھے' میرے یہاں ایک پھول سی بچی کی ولادت ہوئی' جب وہ بولنے لگی تو مجھ سے بہت زیادہ لاڈ و پیار کرنے لگی' میں جب اسے بلاتا تو بہت خوش ہوتی' ایک دن میں نے اسے بلایا' وہ لڑھکتی لڑھکاتی میرے پاس آئی اور میرے پیچھے ہولی' قریب ہی گھر کا کنواں تھا' میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کنوئیں میں دھکیل دیا' میری پدری شفقت کو غیرت نہ آئی' مگر وہ معصوم آخر دم تک پکارتی رہی: ابا! ابا! ابا! ابا......''

یہ ہولناک واقعہ سن کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بارش کے قطروں کی طرح ٹپکنے لگے' سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نشینوں میں سے کسی صاحب نے کہا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غم میں ڈال دیا۔ فرمایا: ''کف فانہ یسأل عما اھمہ'' (ہوں! اسے کچھ نہ کہو' یہ بیچارہ وہی بات تو پوچھتا ہے جس نے اسے فکر مند کر رکھا ہے) پھر اس سے فرمایا: ذرا اپنی بات پھر دہراؤ' اس نے وہی افسوسناک واقعہ پھر بیان کیا' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پھر روئے' یہاں تک کہ آنکھوں سے موتی کی طرح آنسو ٹپک ٹپک کر ریش مبارک کو تر کرنے لگے' کچھ سکون ہوا تو فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے تمام گھناؤنے اعمال (اسلام کی برکت سے) ساقط کردیئے' جاؤ! اپنے اعمال کا کھاتہ نئے سرے سے کھولو۔'' (مسند دارمی ص۳)

انتخاب: علامہ حافظ محمد سعید لدھیانوی

فلاح آخرت کا راستہ:

قبیلہ قیس کے ایک خوش بخت بزرگ جن کو ''ابن المنتفق'' کہا جاتا تھا' کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا تو زیارت نبوی کا اشتیاق مجھے حجۃ الوداع میں لے گیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں بہت تلاش کیا' مگر آپ نہ ملے' آخر ایک شخص نے مجھے بتایا کہ آپ عرفات کے میدان میں ہیں' میں وہاں پہنچا' بھیڑ بہت تھی' میں مجمع کو چیرتے ہوئے آپ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کسی نے مجھے ٹوکا اور کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ' ٹوکنے والے کی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک تک پہنچ گئی' ارشاد ہوا: بے چارہ ضرورت مند ہے' اسے آنے دو' دیکھو اسے کیا ضرورت ہے؟ میں گھس گھسا کر آپ تک جا ہی پہنچا اور آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سانڈنی کی مہار پکڑلی اور عرض کیا: میں آپؐ سے صرف دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں: (۱) وہ کون سا عمل ہے جو مجھے آتش دوزخ سے بچا سکتا ہے؟ اور وہ (۲) کون سا عمل ہے جو مجھے جنت میں داخل کرسکتا ہے؟ آپؐ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی' پھر سر مبارک جھکالیا اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

''تو نے سوال تو مختصر سا کیا ہے' مگر بہت بڑی اور لمبی بات دریافت کی ہے' اچھا اب ذرا غور سے میری بات سنو اور سمجھو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز پابندی سے پڑھو' فرض زکوٰۃ دیا کرو' رمضان کے روزے رکھا کرو' اور جو معاملہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں' وہی تم لوگوں کے ساتھ کیا کرو' اور جو معاملہ تمہیں پسند نہ ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں' تم بھی لوگوں کو اس

ختم نبوۃ

سے محفوظ رکھو لو بس اب ساندنی کا راستہ چھوڑ دو۔“ (رواہ احمد والبخاری باختلاف یسیر بحوالہ ترجمان السنۃ صفحہ ۵۵۶)

مسئلہ معیشت:

عبداللہ ہوزنی کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلالؓ سے حلب میں ملاقات کی' اثنائے گفتگو میں' میں نے دریافت کیا: بلالؓ! یہ تو بتایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ اخراجات کی کیا صورت تھی؟ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہیں رہتا تھا' بعثت سے وصال تک آپؐ کے تمام اخراجات کا انتظام وانصرام میرے سپرد رہا۔ ہوتا یہ تھا کہ جب کوئی شخص آکر حلقۂ اسلام میں داخل ہوتا تو آپؐ اس کے حالات کا جائزہ لیتے' ننگا' بھوکا ہوتا تو مجھے اس کے انتظام کا حکم فرمادیا جاتا۔ میں جاکر کسی سے قرض لیتا اور کپڑا اور غلہ خرید کر اس کے کھانے کپڑے کا انتظام کردیتا۔ ایک بار مجھے ایک مشرک ملا' اس نے مجھ سے کہا: بلال! میرے پاس مال بہت ہے' قرض کی ضرورت ہو تو کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں' مجھ سے لے لیا کرو' میں نے اس سے قرض لینا شروع کردیا' ایک دن میں وضو سے فارغ ہوکر نماز کی اذان دینے کے لئے اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ شخص تاجروں کی ایک ٹولی کو ساتھ لئے آرہا ہے' وہ مجھے دیکھتے ہی بڑے بے ڈھنگے پن سے مجھ پر برس پڑا' نہایت درشت اور نازیبا انداز میں بولا: او حبشی! میں نے کہا: فرمایئے کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ بات وات کیا ہے' جانتے ہو مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں؟ اس کے لہجے میں بلا کی نفرت وحقارت تھی' میں نے بڑی متانت سے جواب دیا: ”بس ختم ہی ہونے والا ہے“ اس نے کہا: ”یاد رہے! صرف چار دن کا وقفہ ہے' اس دوران میں قرض ادا نہ ہوا' تو اس کے بدلے تجھے غلام بنالوں گا' اور پھر تجھے وہی بکریاں چرانی ہوں گی جو پہلے چرایا کرتا تھا' سن لیا؟“

مجھے اس سے بڑی تشویش ہوئی' جیسا کہ ایسے مواقع پر ہوا کرتی ہے' میں عشاء کی نماز سے فارغ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے جاچکے تھے' میں نے حاضری کی اجازت چاہی' اجازت مرحمت ہوئی' حاضر خدمت ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جس مشرک سے میں ادھار لیا کرتا تھا' آج اس نے مجھے یہ کہا ہے' بظاہر نہ آپ کے پاس کوئی چیز ہے' جس سے چار دن میں قرض ادا کردیا جائے گا' نہ میرے پاس۔ وہ مجھے خواہ مخواہ ذلیل کرے گا' آپ اجازت دیں تو جب تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے ادائے قرض کی کوئی صورت پیدا نہ ہو' میں کہیں روپوش ہوجاؤں' میری آشفتہ حالی دیکھ کر آپؐ نے مجھے دلاسا دیا' اور میری تجویز سے اتفاق فرماتے ہوئے مجھے اجازت دے دی کہ میں ان بدوی قبائل میں چلا جاؤں جو اسلام کے حلقہ بگوش تھے' آپؐ کے پاس سے فارغ ہوکر میں اپنے گھر پہنچا' جاتے ہی تلوار' توشہ دان' جوتا اور ڈھال سرہانے رکھی' جب صبح کاذب کا نشان افق پر ابھرا تو میں اپنے سفر پر جانے کے لئے تیار ہوا ہی تھا کہ اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آیا' آتے ہی چلاتے ہوئے بولا: بلالؓ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یاد فرماتے ہیں' فوراً پہنچو۔ میں لمبے لمبے قدم رکھتا ہوا در دولت پر پہنچا' دیکھا کہ چار اونٹنیاں سامان سے لدی بیٹھی ہیں' خدمت اقدس میں حاضر ہوا' ارشاد ہوا: بلالؓ! مبارک ہو! اللہ رب العزت نے تمہارے قرض کا انتظام کردیا ہے' تم نے وہ چار اونٹنیاں دیکھ لی ہیں؟ عرض کیا: جی حضور۔ فرمایا: یہ چاروں سامان سمیت تمہاری ہیں' ان پر غلہ بھی ہے اور کپڑا بھی' یہ مجھے رئیس فدک نے ہدیے میں بھیجی ہیں' بس ان کو لے جاؤ اور اپنا قرض ادا کردو۔ چنانچہ میں قرض کا سارا قصہ نمٹا کر مسجد میں پہنچا' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے' سلام عرض کیا' دریافت فرمایا: قرض کا کیا ہوا؟ عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا قرض بے باق کردیا' فرمایا: کچھ بچ بھی رہا یا نہیں؟ عرض کیا: جی ہاں! کافی بچ بھی رہا ہے۔ فرمایا: دیکھو اسے جلد از جلد تقسیم کرکے مجھے آزاد کردو' جب تک اس کا کچھ بھی حصہ باقی ہے' میں اپنے کسی گھر میں نہیں جاؤں گا' یہیں مسجد میں بیٹھا رہوں گا' جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہوئے تو مجھے بلاکر دریافت فرمایا: اس مال کا کیا ہوا؟ عرض کیا: وہ ابھی تک میرے پاس ہے' کوئی مستحق آیا ہی نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رات مسجد ہی میں بسر کی' اگلے دن عشاء کی نماز کے بعد پھر طلبی ہوئی' فرمایا: کہو اس مال کا کیا بنا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر لگی ہوئی تھی کہ مبادا موت آجائے اور یہ مال تقسیم کئے بغیر پڑا رہے' عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نجات دلادی ہے' وہ سب تقسیم ہوچکا ہے' یہ سن کر اللہ پاک کا شکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بجالائے اور وہاں سے اٹھ کر ازواج مطہرات کے پاس گئے' میں ساتھ تھا' ایک ایک کو سلام کیا اور اپنی آرام گاہ میں تشریف لے گئے۔

یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت کا نقشہ جو تم نے مجھ سے دریافت کیا تھا۔ (ابوداؤد' کتاب الخراج' باب فی الامام یقبل ہدایا المشرکین ص ۴۳۳)

اخلاق ومعاشرت:

طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے' عرض کیا: یارسول اللہ! ہاتھ بڑھایئے' میں آپؐ سے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

بیعت کرتا ہوں' فرمایا: اگرچہ میں تم کو والدین کی نافرمانی اور ان سے قطع تعلق کا حکم دوں؟ عرض کیا: جی نہیں' یہ نہیں ہوسکتا۔ دوبارہ پھر عرض کیا: ہاتھ بڑھایئے' میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں' فرمایا: کس بات پر؟ عرض کیا: بیعت اسلام' فرمایا: اگرچہ میں یہ حکم دوں کہ ماں باپ کو چھوڑ دو؟ عرض کیا: یہ نہیں ہوسکے گا' سہ بارہ پھر بیعت کے لئے عرض گزار ہوئے' ان کی صرف والدہ تھیں اور یہ اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک میں ممتاز تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ! ہمارے دین میں خود قطع رحمی کا حکم نہیں' لیکن میرا مقصد یہ تھا کہ تمہارے دین میں کوئی خامی نہ رہے' بہرحال یہ مسلمان ہوگئے' پکے اور سچے مسلمان۔

طلحہ ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے' ان پر غشی طاری تھی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے طلحہ اسی رات کوچ کر جائیں گے' انہیں ہوش آئے تو مجھے اطلاع کر دینا' کہیں آدھی رات گزرنے کے بعد ان کی غشی ختم ہوگئی' دریافت کیا: کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور جاتے ہوئے آپ فرماگئے تھے کہ جب یہ ہوش میں آئیں تو آپ کو اطلاع کرکے بلالیا جائے' کہا: نہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت زحمت نہیں دینی چاہئے' خدانخواستہ آپ کو کوئی کیڑا مکوڑا کاٹ لے' یا اور کوئی تکلیف پہنچے بلکہ جب میرا انتقال ہوجائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام کہا جائے' اور آپ سے میرے حق میں دعائے مغفرت کی درخواست کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح سے فارغ ہوئے تو طلحہ کے بارے میں دریافت فرمایا' بتایا گیا کہ ان کا انتقال ہوگیا ہے' اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سلام و پیام دے گئے ہیں' یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے: "اللھم القہ یضحک الیک وتضحک الیہ" (اے اللہ! طلحہ سے اس طرح ملاقات کر کہ وہ تیری ملاقات سے شاداں ہو' اور تو اس سے راضی ہو)۔ (رواہ الطبرانی مرسلا کمافی مجمع الزوائد ص ۳۶۵/۹ وقال الہیثمی وعبدربہ لم اعرفہ وبقیہ رجالہ وثقوا)

طریقہ اصلاح:

خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرالظہران (مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام) میں فروکش تھے' میں اپنے خیمے سے نکلا تو دیکھا کہ چند عورتیں بیٹھی باتیں کررہی ہیں' مجھے وہ اچھی لگیں' میں نے واپس لوٹ کر اپنے کپڑوں کے تھیلے سے ایک خوشنما لباس نکالا' اور اسے پہن کر ان عورتوں کے پاس آبیٹھا' اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے سے نکل کر تشریف لائے۔ فرمایا: ابوعبداللہ! (یہ خوات کی کنیت تھی) بس پھر کیا تھا' میں تو کانپ اٹھا' عقل چکراگئی' سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ آخر یہاں بیٹھنے کی کیا وجہ بیان کروں۔ بالآخر مجھے بہانہ سوجھا' عرض کیا یارسول اللہ! دراصل میرا اونٹ بھاگ گیا' میں اس کے پاؤں باندھنے کی رسی کی تلاش میں ادھر نکل آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے' میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا' آپ نے اپنی ردائے مبارک میری طرف ڈال دی اور خود پیلو کے درختوں میں غائب ہوگئے' مجھے واقعہ ایسا یاد ہے کہ گویا اب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کی سفیدی پیلو کے درختوں کی سبزی میں چمکتی نظر آرہی ہے' بہرحال آپ اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے' وضو کیا اور واپس تشریف لائے' پانی آپ کی ریش مبارک سے سینے پر ٹپک رہا تھا' آتے ہی فرمایا: ابوعبداللہ! ہاں وہ تمہارے اونٹ کے بھاگنے کا کیا ہوا؟ اس کے بعد ہم نے مرالظہران سے کوچ کیا' راستے میں جہاں کہیں بھی ملاقات ہوتی' فرماتے: السلام علیکم ابوعبداللہ! وہ تمہارے اونٹ کے بھاگنے کا کیا ہوا؟ میں دق ہوگیا اور جلدی سے واپس مدینے آگیا' اور مسجد کی حاضری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنا چھوڑ دیا' جب اسی حالت میں خاصی مدت گزر گئی تو ایک دن یہ سوچ کر کہ اس وقت مسجد میں کوئی نہیں ہوگا' میں مسجد میں آیا اور نماز پڑھنے لگا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے کسی مکان سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور آکر مختصری دو رکعتیں ادا فرمائیں' میں نے اس امید پر کہ آپ فارغ ہوکر تشریف لے جائیں گے' نماز کو لمبا کردیا' آپ دراصل میری تاک میں ہی تشریف لائے تھے' فرمایا: ابوعبداللہ! جتنی چاہو لمبی کرلو' مگر جب تک تم نماز سے فارغ نہیں ہوتے' میں اٹھ کر نہ جاؤں گا' میں نے دل ہی دل میں عہد کرلیا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کرکے آپ کا دل صاف کردینا چاہئے' جب نماز سے فارغ ہوا تو فوراً فرمایا: السلام علیکم ابوعبداللہ! وہ تمہارے اونٹ کے بھاگ جانے کا کیا ہوا؟ میں نے صاف صاف عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! جب سے مسلمان ہوا ہوں میرا اونٹ کبھی نہیں بھاگا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے' اس کے بعد آپ نے کبھی وہ واقعہ یاد نہیں دلایا۔ (رواہ الطبرانی من طریقین و رجال احدہما رجال الصحیح غیر الجراح بن مخلد وہو ثقہ قالہ الہیثمی ص ۴۰۱ ج ۹)

اسلام کا روشن مستقبل

محمد شاہد

اسلام دین فطرت ہے' یہ دین امن و سلامتی کا دین ہے' یہ دین کسی عہد' علاقہ' قوم یا معاشرہ اور طبقہ کے لئے خاص نہیں' بلکہ یہ دین ساری دنیا کے انسانوں کے لئے پیام امن و ہدایت ہے۔ اس میں انسانی فطرت کی مکمل رعایت کی گئی ہے اور انسانی زندگی کے ہر ہر مرحلہ کے لئے (پیدائش سے لے کر موت تک) اس کے پاس ہدایت و رہنمائی موجود ہے' یہی وجہ ہے کہ آج ساری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بے پناہ پروپیگنڈہ کے باوجود لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں اور یہ دین تیز رفتاری کے ساتھ پھیل رہا ہے' اور لوگ ساری دنیا کے اندر خصوصاً مغربی ممالک میں حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو عیسائیت اور یہودیت کی طرف سے انتہائی ظلم و سفاکی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی سازشیں سوچی جا رہی ہیں' اور لاکھوں عیسائی مشنریاں کھربوں ڈالر مسلمانوں کے دین و ایمان کو مٹانے کے لئے صرف کر رہی ہیں' عالمی ذرائع ابلاغ اور میڈیا پر بھی اسلام کے خلاف زہر افشانی کی جا رہی ہے' لیکن اس کے باوجود اسلام کا دائرہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مغرب جو اس وقت اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا اور کھلا ہوا دشمن ہے' وہاں پر بھی لوگ برابر عیسائیت اور یہودیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر رہے ہیں' اور اب خود ان کا نقطہ نظر بھی اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بدلتا نظر آ رہا ہے' وہ اسلام اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر غور کر رہے ہیں۔

گزشتہ صدی عیسوی کے اختتام پر شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد ساٹھ لاکھ تھی' اور امریکی مسلمانوں میں ہر سال' اوسطاً ایک لاکھ پینتیس ہزار کا اضافہ ہو رہا ہے' جن میں خواتین کی ایک خاص تعداد ہوتی ہے۔

ڈینی بلیک امریکن انڈین خاتون نے ابھی حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے' دیگر اسلام قبول کرنے والوں کی طرح ڈینی بلیک نے بھی مذاہب کی تحقیق کی' اور وہ کئی مذہبی گروپوں کی ممبر بھی رہ چکی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی مذہبی زندگی کا آغاز کیتھولک (عیسائی مذہب) سے کیا' اس کے بعد میں نے بدھ مت قبول کیا' پھر میں پین کوسٹل تحریک میں شریک ہو گئی لیکن سچائی اور امن کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں مجھے کسی مذہب میں بھی اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ کرب و بے چینی کے اسی عالم میں' میں نے اسلام کا مطالعہ کرنا شروع کیا تو قلب و ذہن اسلام کی طرف سے منشرح ہو گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے مجھے سچا راستہ دکھایا اور مارچ ۱۹۹۷ء میں' میں نے اسلام قبول کر لیا۔ تھوڑے ہی دنوں بعد میرے شوہر بھی مسلمان ہو گئے' اور اب میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہی ہوں' اور لوگ اسلام کی طرف بڑھ رہے ہیں' اور حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

امریکہ کی ایک نومسلم خاتون ''امینہ المسلمی'' ہیں جن کا تعلق امریکی ریاست کولوراڈو

سے ہے' انہوں نے ۱۹۷۷ء میں سعودی عرب کے ایک طالب علم کی دعوت وتبلیغ سے متاثر ہوکر اسلام قبول کیا' محترمہ اس وقت امریکہ میں ''عالمی اتحاد برائے مسلم خواتین'' کی سربراہ ہیں۔ دعوت وتبلیغ کا کام بڑی جدوجہد کے ساتھ برابر کررہی ہیں' امریکیوں کو مختلف موضوعات پر لیکچر دینے کے لئے بروقت متحرک ومستعد رہتی ہیں' اللہ تعالیٰ نے محترمہ کو موثر اسلوب خطابت سے بھی نوازا ہے' ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ انہیں تیس ہزار افراد کے ذاتی خطوط موصول ہوچکے ہیں' جن میں یہ ذکر ہے کہ ان افراد نے محترمہ کی دعوت وتبلیغ کے ذریعہ اسلام قبول کرلیا ہے۔

ایک اور خاتون سلمیٰ فرید مان نے قبول اسلام کے بعد ''ڈائیلاگ سوسائٹی فار ینگ مسلم جنریشن'' بنائی ہے۔ امریکی ریاست ورجینیا اور دیگر ریاستوں میں جدید مسلم نسل کے ساتھ ان کا خصوصی رابطہ ہے' اور وہ وہاں دعوت وتبلیغ کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے رہی ہیں۔

واشنگٹن کی امریکی یونیورسٹی کی ایک طالبہ نیکولا بالیوان نے اسلام قبول کرنے کے بعد جنوبی امریکہ کی لاطینی الاصل امریکی مسلم خواتین کے ساتھ مل کر ''لاطینی امریکی مسلم خواتین سوسائٹی'' قائم کی ہے' یہ سوسائٹی بنیادی طور پر ہسپانوی زبان بولنے والوں میں اسلام کی تبلیغ کرتی ہے' جس کے ذریعہ اسلام کو بڑی تقویت پہنچ رہی ہے۔

واضح ہو کہ امریکہ میں بہت سی ایسی باہمت فعال اور متحرک خواتین ہیں جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی زندگیاں دعوت وتبلیغ اسلام کے لئے وقف کردی ہیں' اور امریکہ میں اسلام کے فروغ کے لئے مصروف عمل رہتی ہیں۔

ستمبر ۱۹۹۶ء میں ایک لیکچر میں نومسلم مبلغہ (سابق امریکی اداکارہ) روفیل نابریز اور امینۃ السلمی نے شرکت کی' اس لیکچر کا موضوع ''تعدد ازواج'' تھا۔ محترمہ امینۃ السلمی نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں تعدد ازواج کا نظام صرف مرد کے فائدے کے لئے نہیں ہے بلکہ عورت کے مفاد میں بھی ہے' عام حالات میں ایک مرد کے لئے ایک عورت کافی نہیں ہوتی ہے لیکن اگر شادی کے بغیر رہے تو اس کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے' اسی طرح بیوہ ہونے کی صورت میں عورت کے لئے اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت کا فریضہ تنہا ادا کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے' بلکہ خود اپنی گزر اوقات کے لئے بھی وہ دوسروں کی دست نگر ہوتی ہے' اور اس کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے' اس لئے اسلام نے دوسری شادی کرنے کی اجازت دی ہے' گویا اسلام کے حکم کے مطابق ایک مرد کے لئے ایک سے زیادہ (صرف چار عورتوں سے) شادی کرنے کی اجازت کا فائدہ عورتوں کو ہے۔

روفیل نابریز نے اپنے لیکچر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی ضروریات کے پیش نظر عورتوں کے مفاد میں مرد کو ایک سے زیادہ (یعنی چار) عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت صرف مرد کی ضرورت کے لئے نہیں بلکہ عورت کے فائدہ اور سہولت کی خاطر دی ہے۔

اس وقت امریکی خواتین میں قبول اسلام کے قوی رجحانات پائے جارہے ہیں' جس کی وجہ سے مغربی میڈیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منظم سازش کے تحت مہم چلارہا ہے' اس کے باوجود اسلام امریکہ میں تیزی سے پھیل رہا ہے' اور اس کے پھیلاؤ میں بنیادی کردار نومسلم خواتین کا بھی ہے' یہ نومسلم خواتین اخلاص و للّٰہیت کے ساتھ اسلام کی نشرواشاعت میں مسلسل جدوجہد کررہی ہیں۔

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے:

مذہب عیسائیت کے مناظر اور پادری ٹمسن منیو نے ۲۳/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو جامع لیتھ انیا (کینیا) میں متعدد مسلم علماء اور ائمہ کی موجودگی میں کلمہ شہادت کا اقرار کیا تھا' ان کا اسلامی نام اسحاق رکھا گیا تھا' ان کے اسلام لانے سے کینیا کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

قبول اسلام کے بعد نومسلم اسحاق مولانا سراج الدین ندوی کے پاس ''اکینی'' جہاں نو مسلموں کا تربیتی مرکز دارالاقامہ ہے' آئے اور قبول اسلام کا فارم بھرا' اس طرح ان کا قبول اسلام رجسٹرڈ ہوگیا۔

ختم نبوۃ

نومسلم اسحاق کی پیدائش ۱۹۵۲ء میں ضلع لامورو' کینیا میں ہوئی تھی' ان کے ماں باپ دونوں نصرانی تھے۔ انہوں نے لاموری میں ابتدائی تعلیم حاصل کی' پھر ممباسا میں ایک عیسائی جامعہ میں یونیورسٹی کی سطح تک تعلیم حاصل کر کے ڈگری حاصل کی' اس کے بعد افریقی گرجاؤں کے لئے ان کو پادری مقرر کر دیا گیا' انہوں نے گرجاؤں کے تعلق سے ایک ایڈوانس ڈپلوما بھی حاصل کیا' وہ کینیا میں تقریباً ۳۲ گرجاؤں کے سربراہ مقرر ہوئے۔ مزید مالی امور کے بھی وہ نگراں تھے' لیکن آج وہ مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں' اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔

صرف ایک سال میں گزشتہ میں ابوظہبی میں تین ہزار تین سو تین افراد مسلمان ہوئے' ان نومسلم افراد نے شرعی عدالتوں میں جا کر اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا' جن میں فلپائن کے ایک سو پندرہ' ہندوستان کے ستر' سری لنکا کے چھپن' چین کے اٹھارہ' ایتھوپیا کے دس' امریکہ کے نو' برطانیہ کے آٹھ' لبنان کے سات افراد شامل تھے' بقیہ افراد کا تعلق مختلف ممالک سے تھا۔

چھوٹے ممالک میں بھی یہ رجحان ہے۔ بحرین میں ایک سال ایمان لانے والوں کی تعداد ستر تھی' جن میں چھ مرد اور گیارہ خواتین شامل تھیں۔ اسی طرح جاپان میں ایک اعداد و شمار کے مطابق روزانہ تقریباً پچاس افراد اسلام قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں' جرمنی میں بعض اطلاعات کے مطابق ہر ماہ تین سو اشخاص حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں۔

برطانیہ کی ایک جیل کے تیس نوجوان قیدی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ گزشتہ چند سالوں سے امریکہ اور برطانیہ کی جیلوں میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں بہت تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے' اس میں جہاں اسلامی جماعتوں' داعیوں اور مصلحین کا بڑا دخل ہے' وہاں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نومسلم افراد اسلام کی پاکیزہ تعلیمات خصوصاً اسلام کے نظام عدل و انصاف' اخوت و مساوات سے بھی بہت متاثر ہیں' اور اسلام میں وہ اپنی روحانی تسکین و اطمینان کا سامان پاتے ہیں۔

مغربی ذرائع ابلاغ اور یہود و نصاریٰ کے سرپرستوں کو اس بات کا یقین ہے کہ اسلامی تعلیمات اور قرآن و سنت کے مطلوبہ نظام حیات کی فطرت اپنے اندر روحانی انقلاب رکھتی ہے' اگر اس حقیقت سے انسانیت آشنا ہو گئی تو پھر ان کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا' مگر اسلام ہے کہ پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے' وہ یہ نہیں سمجھتے کہ:

"پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا"

اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے کہ وہ اپنے نور کو درجہ کمال تک پہنچا کر رہے گا' گو کفار و مشرکین کیسے ہی ناخوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (اسلام) کو اپنے منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا' اگرچہ کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔"

(سورۃ صف)

یہی وجہ ہے کہ اسلام کو جتنا صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے' وہ اتنا ہی پھلتا پھولتا چلا جاتا ہے' اور اس کی سرسبزی' شادابی اور زرخیزی میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے' اس وقت میڈیا اپنی پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں پر نفسیاتی اثر ڈال کر ان کو پست ہمت کر دینا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کو اس چال سے باخبر رہتے ہوئے اپنی پوری خصوصیات کے ساتھ آگے قدم بڑھاتے رہنا چاہئے۔ اوپر جو تفصیلات قوموں کے اسلام کی طرف راغب ہونے اور افراد کے اسلام قبول کرنے کی بیان کی گئی ہیں' وہ اس بات کی کھلی ہوئی دلیل اور ثبوت ہیں کہ مغربی تہذیب نے انسانیت کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے' سکون و چین چھین لیا ہے' خاندانی نظام بکھر کر رہ گیا ہے اور اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب میں یہ صلاحیت نہیں کہ وہ بے چین روحوں کے لئے سکون کا سامان بن سکے' لہٰذا مسلمانوں کو پرامید رہنے اور اپنے تشخص کو باقی رکھنے کی فکر کرنی چاہئے نہ یہ کہ میڈیا کے پروپیگنڈے سے وہ پست ہمتی کا شکار ہوں۔ واللہ ولی التوفیق۔

☆☆.................☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مسلمانوں پر ایک نظر اور قلب پر تین اثر

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

اس وقت کہیں مسلمانوں کی تعداد سن کر اور ایک جگہ ان کا مجمع دیکھ کر دل پر تین قسم کے نہایت مختلف اثر ہوتے ہیں: (۱) مسرت (۲) حیرت اور (۳) حسرت۔

مسرت:

مسرت اس کی کہ ایک وقت تھا کہ روئے زمین پر کلمہ گو انگلیوں پر گنے جاتے ہیں اور یہ وہ تھے جو ساری دنیا کی اصلاح کو نکلے تھے اور پوری امت کہلاتے ہیں:

"تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی لوگوں میں اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔"

(آل عمران)

اور جن کو قریبی زمانہ میں زمین کا نقشہ اور قوموں کی تقدیریں بدلنی تھیں اور جنہوں نے اس تعداد پر خشکی اور تری سے دشمنی مول لے لی تھی۔

مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تین مرتبہ مسلمانوں کو شمار کیا گیا، پہلی مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد ۵۰۰، دوسری میں ۶۰۰ اور ۷۰۰ کے درمیان تھی اور تیسری مرتبہ مردم شماری میں مسلمان ڈیڑھ ہزار تھے تو پھر اس تعداد پر مسلمانوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اطمینان کی سانس لی کہ اب ہم ڈیڑھ ہزار ہوگئے ہیں اب ہمیں کیا ڈر ہے؟ ہم نے وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہم اکیلے نماز پڑھتے اور پھر بھی ہر طرف سے دشمنوں کا خوف لگا رہتا تھا۔ (صحیح بخاری باب کتابۃ الامام للناس)

بہر حال شکر کا مقام ہے اور اللہ کا احسان ہے اور یہ احسان اس نے ایک جگہ جتایا ہے:

اور یاد کرو جس وقت تم تھوڑے تھے مغلوب پڑے ہوئے ملک میں ڈرتے تھے کہ اچک لیں تم کو لوگ، پھر اس نے تم کو ٹھکانہ دیا اور قوت دی تم کو اپنی مدد سے عطا کیں تم کو پاک چیزیں تاکہ تم شکر کرو۔"

(الانفال)

ایک نبی نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان اس طرح یاد دلایا:

"اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے تو تمہیں زیادہ کر دیا۔"

آج صرف ایک جگہ اسلام کے مرکز سے ہزاروں میل دور مسلمان کہلانے والوں کی اتنی صورتیں نظر آسکتی ہیں جن سے بہت کم کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترستی تھیں اور خواب میں بھی نظر نہیں آتی تھیں اور ان کے زرق برق لباس اور بیش قیمت پوشاک کی وجہ سے نظر نہیں ٹھہرتی۔

ایک وہ وقت تھا کہ مکہ کا نازوں کا پلا ہوا امیر زادہ مصعب بن عمیرؓ کہ جو جس وقت مکہ کی گلیوں میں نکلتا تھا تو (اس وقت کے) دو دو سو روپے سے کم کی پوشاک جسم پر نہ ہوتی تھی اور آگے پیچھے غلام ہوتے تھے اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہی محبت تھی اور جس کے ہاتھ میں جنگ احد میں مسلمانوں کا جھنڈا تھا، جب یہ احد میں شہید ہوتا ہے تو اس کے ترکہ میں اور مسلمانوں کے پاس اتنا نہیں ہوتا کہ اس کو آسانی سے کفن دے سکیں، صرف ایک کمبل ہوتا ہے کہ جب اس سے سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور پیر چھپاتے تو سر کھل جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "سر چھپا دو اور پیر پر گھاس ڈال دو۔"

حیرت:

اور ایسی حیرت ہے کہ عقل کام نہیں کرتی اور سکتہ طاری ہوجاتا ہے کہ ان شتر بانوں اور خانہ بدوشوں کی کیا کایا پلٹ ہوئی کہ پلک جھپکنے میں شتربان سے جہاں بان بن گئے، قیصر وکسریٰ کے تاج پیروں سے روندے، زمین کا جغرافیہ بدل دیا، دنیا کی تاریخ بدل دی، دنیا بدل دی، پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایسی کایا

> قرآن مجید پڑھو یا پڑھوا کر سنو، فرائض واحکام کی فہرست دیکھو، جو کمی ہو اسے پورا کرو، اپنی اصلاح کرو کیونکہ قوم کی اصلاح اسی طرح ہوسکتی ہے

پلٹ ہوئی کہ جہاں سے چلے تھے اس سے بھی پیچھے ہٹ گئے‘ وہ کیا چیز تھی جو آئی اور گئی؟ حیرت اس کی ہے کہ جب وہ مٹھی بھر تھے‘ ایک گھر بھر بھی نہیں تھے تو بحروبر پر چھائے ہوئے تھے‘ ہوا کی کوئی جگہ ان سے خالی نہیں تھی‘ اور جب مور و ملخ کی طرح ہوئے تو ان کا نشان نہیں ملتا‘ سب سے بڑھ کر حیرت اس کی ہے کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ مسلمان کہلاتے ہیں‘ حیرت ہے کہ کیا یہ مجمع جو دنیا میں سب سے زیادہ بے فکر و مطمئن نظر آتا ہے‘ فکر و تردد اس سے کوسوں دور معلوم ہوتا ہے‘ جس کو بظاہر دنیا کے ہر کام سے فراغت ہو چکی ہے یہی حقیقتاً دنیا کی سب سے بڑی گرانبار ذمہ دار اور مصروف قوم ہے جو روئے زمین سے برائی اور بداخلاقی دور کرنے‘ گناہ اور ظلم مٹانے‘ نیکی کی اشاعت‘ مظلوموں کی حمایت‘ امن کی حفاظت کے لئے بھیجی گئی ہے‘ کیا یہ اپنا کام ختم کر چکے؟ کیا دنیا سے برائیں اور بداخلاقیاں دور ہو چکیں؟ یا اب کسی پر اور خود اس پر ظلم نہیں ہوتا۔

کیا جن کے چہروں پر فاتحانہ مسرت‘ لبوں پر کامرانی کی مسکراہٹ‘ آنکھوں میں شادمانی کی چمک تھی‘ دنیا کی وہی سب سے بڑی مصیبت زدہ اور بدبخت قوم ہے جس پر روز بروز زمین تنگ ہوتی جاری ہے اور جس کے وہ ملک ہاتھ سے نکل گئے جو دل کے ٹکڑوں اور اولاد سے بڑھ کر تھے‘ جن کے ایک بالشت کی قیمت مسلمانوں نے خالدؓ و ابوعبیدہؓ سعد و معاذؓ طارق و محمد بن قاسم‘ نورالدین زنگی و صلاح الدین ایوبی کی جان اور خون سے ادا کی تھی‘ جن میں کا ہر ایک اس وقت کے کل مسلمانوں سے زیادہ قیمتی ہے‘ کاش کہ ان میں کا ایک ہی ہوتا اور ان میں ایک بھی نہ ہوتا۔

کیا یہ وہی قوم ہے جن کی عزتیں‘ جن کی آبرو‘ جن کے نبی کی ناموس اور جن کے شعائر دینی کسی وقت محفوظ نہیں؟

اور جن کی زندگی اور موت‘ جن کے قلب اور دماغ اور جن کی اولاد بھی دوسروں کے ہاتھوں میں رہ چکی ہو یا ہو۔

کیا یہ وجیہ چہرے‘ یہ شاندار و باوقار صورتیں‘ یہ بارعب جسم وہی ہیں جو تجربہ کار دشمن و دوست کی نظر میں حقیر‘ بے وقار و بے رعب ہیں؟

"اور جب تم ان کو دیکھو گے‘ ان کے جسم بڑے بھلے معلوم ہوں گے‘ اور جب یہ کچھ کہنے لگیں گے تو تم کان لگا کر سننے لگو گے (لیکن ان کی حقیقت کیا ہے) گویا کہ یہ ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں ہر آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں۔"

(المنافقون)

اور یہ کیا جو کاندھے سے کاندھا ملائے‘ پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں یہاں اور یہاں سے باہر عدالتوں میں اور عدالتوں سے باہر دشمنوں کی طرح لڑ چکے ہیں اور لڑتے رہتے ہیں۔ یہ کاندھے سے کاندھا‘ پہلو سے پہلو ملائے ہوئے ہیں‘ لیکن ان کے دل بالکل الگ الگ ہیں۔

"تم ان کو اکٹھا سمجھتے ہو‘ حالانکہ ان کے دل علیحدہ ہیں۔"

کیا وہ قوم قیامت تک بھی کبھی مسرور و مطمئن ہو سکتی ہے جس کی تاریخ میں ایک مرتبہ اسپین کا واقعہ ہو چکا ہو‘ اور جس کے بعض اور دوسرے ممالک بھی اسپین بن چکے ہیں۔

کیا وہ قوم اطمینان کی سانس لے سکتی ہے جو اپنے نبی کی وصیت (یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دو) پوری نہ کر سکتی ہو؟

کیا وہ قوم جس کے اوقاف واملاک‘ مسجد اور مآثر و مشاہد‘ خانقاہوں اور دوسری دینی اور قومی یادگاروں پر دوسروں کا قبضہ ہو‘ اپنے کو کچھ اچھا سمجھ سکتی ہے؟

حسرت:

جتنا علم ہوتا جاتا ہے‘ اتنے آنکھوں سے پردے اٹھتے جاتے ہیں اور دل کی حالت بدلتی جاتی ہے‘ اکثر اطمینان کے بجائے حیرت اور مسرت کے بجائے حسرت ہوتی ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔"

آپ جب دیکھتے ہیں کہ ضعیف پیرمرد کے جوان جوان توانا و تندرست بیٹے اور پوتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑھاپے میں اس کا سہارا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں‘ ان کو دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہوگا کہ جو باغ میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا وہ میری زندگی میں پھل پھول رہا ہے‘ ایسے اقبال مند تھوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی مٹی ٹھکانے لگے گی‘ مگر جب وہ پیرمرد ان کو دیکھتا ہے تو دل پکڑ کر رہ جاتا ہے کہ ان میں سے ایک بھی مرتے ہوئے میرے حلق میں پانی ٹپکانے کا روادار نہیں‘ وہ کہتا ہے کہ کاش! یہ نہ ہوتے تو یہ حسرت تو نہ ہوتی کہ ہو کر کے بھی میرے نہیں۔

یہی حالت اس وقت ہماری ہے‘ اسلام بھی اپنی اولادوں پر نظر ڈالتا ہے تو کہتا ہے:

"بہت ہیں اگر کم کے ہوتے تو ان سے بہت کافی تھے‘ یہ سب میرے ہی نام

سے پکارے جاتے ہیں اور میرے ہی کہلاتے ہیں لیکن ان میں سے میرے کام کے تھوڑے ہیں۔"

خدا کا شکر ہے کہ آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے' عیب چھپے ہوئے ہیں' اگر پردہ اٹھ جائے تو آنکھیں دیکھیں کہ کمزوریوں کا' نقائص کا' عیوب کا اور گناہوں کا بازار اور میلہ لگا ہوا ہے اور ان زرق لباسوں میں بہت سے جانور اور درندے ہیں۔

لیکن اگر ہماری آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے تو عالم الغیب تو دیکھ رہا ہے' وہ صورتیں نہیں دیکھتا' نام نہیں پوچھتا' وہ دل اور عمل کو دیکھتا ہے:

"اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے۔"

وہ دیکھ رہا ہے کہ یہ انسان نہیں انسانوں کا کوڑا کرکٹ ہیں' جن میں دانے اور کام کے موتی بہت تھوڑے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم پر قومیں اس طرح اکٹھا ہو جائیں گی' جس طرح کھانے والے لگن پر' لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ! ہماری تعداد کی کمی کی وجہ سے؟ فرمایا نہیں' تم بہت ہو گے لیکن تمہارا رعب ان کے دلوں سے اٹھ جائے گا' تم سیلاب کے کوڑے کرکٹ کی طرح ہو جاؤ گے۔"

یہ تو اللہ دیکھتا ہے لیکن ہم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ:

۱:...... ان میں سے بیسیوں وہ لوگ ہیں جو کلمہ کے معنی نہیں جانتے اور شرک و توحید و رسالت کے متعلق سرے سے ان کا کوئی عقیدہ ہی نہیں' ایسے بھی ہیں جن کو کلمہ بھی یاد نہیں' ایسے کثرت سے ہیں جن کے دل میں توحید پوری طرح سے نہیں اتری نہ شرک سے ان کو کوئی نفرت ہے' ایسے بھی کچھ کم نہیں کہ قرآن مجید کے مطابق صریح شرک و بت پرستی میں مبتلا ہیں۔

۲:...... ایسے سینکڑوں ہیں جو اسلام کو بالکل نہیں سمجھتے' نہ کبھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں' ان کو اسلام یا اسلامی نام گھر کے سامان اور روایات کے ساتھ باپ دادا کے ترکے میں ملا ہے' اس سے متعلق ان کو اور کوئی علم نہیں وہ نہیں جانتے اللہ ان سے کیا چاہتا ہے؟ اسلام کے کیا حقوق اور شرائط ہیں؟ اسلام نے ان کی زندگی میں کوئی درستی یا فرق کیا یا نہیں؟

۳:...... ایسے بہت ہیں جن کی زندگی اور موت کسی طرح اسلامی نہیں' اور ان کے رسم و رواج' شادی' غمی' تمدن و معاشرت' وضع قطع' نشست و برخاست معاملات و تعلقات کسی سے بھی کوئی ان کو مسلمان نہیں سمجھ سکتا۔

۴:...... ایسے اکثر ہیں جو کسی معنی میں اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مفید نہیں اور ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

۵:...... ایسے بہت ہیں کہ ان سے اسلام کے نام اور اس کی شہرت وعزت و کامیابی کو نقصان پہنچ رہا ہے' ان کو دیکھ کر اور ان کے ساتھ رہ کر لوگ اسلام سے بدعقیدہ اور کبھی مرتد ہو جاتے ہیں۔

۶:...... بہت سے ایسے ہیں جن کو اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اسلامی شعائر اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کے لئے مفت اور بہت تھوڑی قیمت پر ہر وقت استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۷:...... ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں' مسلمان کہلانے سے شرماتے ہیں اور مذہب پر ہنستے ہیں۔

۸:...... ایسے بہت سے ہیں جو اپنی اور مسلمانوں کی حالت پر قانع ہیں انہیں اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور ترقی کے دیکھنے کا کہیں کوئی شوق اور ارمان نہیں ہوتا اور نہ ذلت سے کوئی تکلیف ہوتی ہے ان کو یہ کوئی غیر معمولی نہیں معلوم ہوتی' بہت سے ایسے ہیں کہ خود اپنی نظر میں ان کی کوئی عزت نہیں وہ اپنی قیمت نہیں جانتے' اپنی تاریخ' اپنے ماضی' اپنے اسلاف اور بزرگوں سے بالکل ناواقف ہیں وہ کسی وقت ان پر فخر اور اپنے اسلام پر شکر نہیں کرتے اور ان کو ان کی پیروی کا شوق ہے اور نہ کھوئی ہوئی چیزوں کا افسوس' ان کے سامنے اسلام کا کوئی عملی نمونہ اور اس کا کوئی بلند تخیل نہیں' اس لئے وہ پست' دل شکستہ اور مایوس ہیں۔

۹:...... اکثر ایسے ہیں جو محض دیکھا دیکھی اور رسمی مسلمان ہیں' اس لئے نہ ان کو اسلام کا علم ہے نہ اس پر فخر و شکر ہے نہ اس میں ان کو کوئی لطف ہے اور نہ ان کے اخلاق و اعمال پر اس کا نور و برکت کا اثر ہے۔

بتائیے کہ ایسے مجمع کو دیکھ کر کوئی کیا خوش ہو؟ حقیقت میں آج کل جہاں مسلمان جمع ہو جائیں وہاں عقائد و مذہب کا عجائب خانہ' دینی اور روحانی امراض کا بیمار خانہ' عیوب کا بازار لگ جاتا ہے' مگر:

"یہ رونے کی جا ہے تماشا نہیں"

عبرت:

اب مسرت و حیرت و حسرت کے بعد عبرت ہی کا درجہ ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو اس درجہ کو بھی طے کر لیں "ان فی ذلک لعبرۃ لاولی

ختم نبوة

الابصار" آیئے ہم اپنا مقابلہ اسلام کے پہلے نمونوں سے کریں:

۱:......صحابہؓ تھوڑے تھے اور تمام دنیا پر بھاری تھے جب کہ ہم لاتعداد ہیں اور زمین پر بھاری ہو رہے ہیں۔

۲:......صحابہؓ بادشاہوں پر سلطنت کرتے تھے جب کہ ہمیں غلاموں اور غلاموں کے غلاموں کی غلامی بھی ہزار وقت سے نصیب ہوتی ہے۔

۳:......صحابہؓ کچھ نہ تھے اور سب کچھ ہو گئے جب کہ ہم سب کچھ تھے اور کچھ نہ رہے۔

۴:......صحابہؓ کی زندگی عزت اور اطمینان سے بسر ہوتی تھی اور آخرت اس سے کہیں بہتر جب کہ ہماری زندگی سخت ذلت فکر و پریشانی سے گزرتی ہے اور آخرت کی بھی بظاہر امید اچھی نہیں۔

اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ یہ کس چیز کی نحوست اور وہ کس چیز کی برکت تھی؟ صحابہ کرامؓ کے پاس کون سانسخہ کیمیا تھا کیا کرامت تھی ان کی زندگی میں؟ بیٹھے بیٹھے کیا انقلاب ہوا جس نے دنیا میں انقلاب برپا کردیا؟ ان کی پوری زندگی کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سوا کوئی قابل ذکر غیر معمولی واقعہ نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی و موت' عقل ورائے دل ودماغ' مرضی واختیار' اور اپنی پوری مشین کی کنجی ایک ایسے انسان کے سپرد کردی تھی جو معصوم تھا' جو دنیا کا سب سے بڑا حکیم تھا اور جو خدا کے مشورہ وحکم سے کام کرتا تھا' جس سے غلطی ہونی ممکن نہیں' اسی کی وحی سے بات کرتا تھا اسی کی روشنی میں چلتا تھا "ان ھو الا وحی یوحی" رسول اپنی خواہشات سے بات نہیں کرتا' اس کی گفتگو محض وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے وہی ان کو اٹھاتا تھا' بٹھاتا تھا' چلاتا تھا' پھراتا تھا' جدا کرتا تھا' ملاتا تھا۔

بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
جہاں کردیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کردیا گرم گرما گئے وہ

پھر دنیا میں کون سی قوت' کون سی عقل تھی جوان کا مقابلہ کرتی؟ وہ خدا کی تقدیر اور قضاً مبرم بن گئے تھے جو ٹل نہیں سکتی تھی' وہ خود کیا کر رہے تھے اللہ اور اسکا رسول کر رہا تھا۔

جس وقت اس نادان کمسن بچے (امت) نے اس اتالیق اعظم' اس مربی اکبر' اس دانائے جہاں دیدہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی چھوڑ دی وہ پیچ دار گلیوں میں بھیڑ میں کھو گیا' وہ جتنا چلتا ہے' اپنے گھر سے دور ہوتا جاتا ہے' چلاتا ہے اور روتا ہے مگر کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا' وہ بھوکا ہے اور پیاسا ہے' مگر کسی کو اس پر ترس نہیں آتا۔

وہ اتالیق اب بھی ان تمام لوگوں سے اس بچے سے زیادہ قریب ہے' لہٰذا زیادہ شفیق ہے' جن کی صورت یہ تکتا ہے مگر وہ منہ پھیر لیتے ہیں جن کا ہاتھ یہ پکڑنا چاہتا ہے مگر وہ چھڑا لیتے ہیں' لیکن وہ بچہ اس اتالیق اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی طرح متوجہ نہیں ہوتا۔

معلوم ہوا کہ ہم میں اور ان میں جو فرق ہے وہ اتباع کا ہے' وہ نسخہ کیمیا (قرآن) اب بھی موجود ہے' استعمال کرنے کی دیر ہے' نسخہ استعمال کرنے والا' اور پڑھنے والا برابر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید پڑھو یا پڑھوا کر سنو' فرائض و احکام کی فہرست دیکھو' جو کمی ہو پوری کرو' اپنی اصلاح کرو کہ قوم کی اصلاح اسی طرح ہو سکتی ہے۔

☆☆..........☆☆

(بقیہ) اولیاء اللہ کی مجلس میں

علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے اربعہ راشدین رضی اللہ عنہم اور دوسری طرف ایک پر اان کو فرشتوں کا بھی نظر آیا۔ مولوی احمد اللہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیسے تشریف آوری ہوئی؟ ارشاد ہوا کہ مولوی محمد قاسم کو لینے آیا ہوں' سامنے ایک پلنگ پر سوار دیکھا کہ مولانا آئے اور پھر کیا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' مولانا نانوتوی کی پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے فرما رہے ہیں: اے حبیب! آنے میں کیا دیر ہے؟ (سوانح قاسمی صفحہ ۱۲۵ جلد سوم انوار قاسمی صفحہ ۵۶۹ جلد اول)

فرشتوں کا استقبال:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ جب نیک آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں کہ خوف وغم نہ کرو' تمہیں اسی جنت کی بشارت ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (خطبات لدھیانوی صفحہ ۸۵)

جنت کا کفن:

نیک آدمی کی موت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت سے کفن لاؤ' خوشبودار' معطر' جنت کا کفن اس کو پہنایا جاتا ہے' اور اس کے لئے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو' اس سے ہوائیں آتی ہیں اور اس کی خوشبو آتی ہے۔ سبحان اللہ۔

(خطبات لدھیانوی صفحہ ۸۶)

تھوڑی دیر اولیاء اللہ کی مجلس میں

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

دخول جنت اور خوشبو:

مولانا حافظ محمد اسحاق دہلویؒ روز محشر کتاب کے صفحہ ۵۷ پر دخول جنت کا پیارا منظر نقل کرتے ہیں: اور (ان) جنتیوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہ مشک وعنبر کی خوشبو میں مہک جائیں گے۔

روزہ ذوالحجہ کی برکت:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بصرہ کے قبرستان میں پھر رہا تھا' ذوالحجہ کی راتیں تھیں' میں نے ایک شخص کی قبر میں نور دیکھا' مجھے تعجب ہوا' ناگاہ کسی نے بلند آواز سے پکارا: اے سفیان! ذوالحجہ کے روزے لازم کر' تجھے بھی ایسا ہی نور عطا ہوگا۔ (بحوالہ ''عشرہ ذوالحجہ کے روزوں کی فضیلت'' روزنامہ ''محاسب'' ایبٹ آباد ۲۱/ فروری ۲۰۰۲ء)

اثر خوشبو:

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد خوشبو کا ذکر کرتے ہوئے جناب نثار احمد خان فتحی یوں اشعار کہتے ہیں:

حد یہ ہے کہ آقا کی اطاعت کے اثر سے
پھوٹی ہے غلام شہ ابرار سے خوشبو
ہم ہو کہ نثار ان پہ معطر ہوئے ایسے
آتی ہے کفن کے بھی ہر اک تار سے خوشبو

(کیا آپ موت کے لئے تیار ہیں؟ صفحہ ۶۴)

نجات ہوگئی:

حضرت مولانا انظر شاہ مسعودی ابن حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی ایک بہاولپور کی ایک تقریر ہے' جس میں سے چند جملے نقل کئے جاتے ہیں:

''حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ) وفات کے بعد حضرت مولانا حسین علی صاحب نقشبندیؒ دیوبند تشریف لے گئے' جن کے متعلق والد مکرم (یعنی حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ) فرمایا کرتے تھے کہ یہ نقشبندیت کے امام ہیں' اور قبر پر بہت دیر تک مراقب رہے' جب دفتر تشریف لائے تو اہتمام کے ذمہ دار حضرات نے پوچھا کہ آپ دیر تک مزار پر کیا کرتے رہے؟ پہلے تو آپ نے بتلانے سے گریز کیا' سخت اصرار کے بعد فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب سے میری لمبی گفتگو ہوئی' سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب نے میرا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ تشریف لائے اور بچوں کے سر پر دست شفقت رکھا' میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ نجات ہوگئی' میں نے دریافت کیا کہ کون سا عمل کام آیا؟ فرمایا کہ میں نے ختم نبوت کے لئے جو کام کیا تھا' اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی عمل مقبول نہیں۔''

(بیاض گڑنگی صفحہ ۲۱۵)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سلوک میں آگے نکل گیے:

حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کی اسی تقریر میں ہے کہ حضرت مولانا حسین علیؒ نے یہ بھی بتایا کہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے یہ بھی فرمایا کہ: ''قبری زندگی میں مجھے معلوم ہوا کہ علوم میں' میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے پیچھے نہیں رہا' البتہ سلوک میں وہ مجھ سے آگے ہیں۔'' (بیاض گڑنگی صفحہ ۲۲۹)

کمرہ میں قدرتی روشنی:

اسی تقریر میں بہاولپور کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری نے فرمایا کہ جہاں

والد محترم مرحوم قیام پذیر رہے' کیونکہ مجھ سے پاکستان کے بعض اہل دل نے بیان کیا جو اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے کہ آپ رات کو بہاولپور میں اپنی قیام گاہ میں بالکل تنہا ہوتے تھے نہ کوئی چراغ ہوتا اور نہ کوئی روشنی لیکن حضرت شاہ صاحب کا کمرہ منور ہوتا' جیسا کہ ڈیڑھ دوسو پاور کا بلب جل رہا ہو' گویا اس پر انوار الٰہی اور انوار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فیضان عام تھا۔ (بیاض گرگی صفحہ ۲۳۰)

پورے گھر میں خوشبو:

ایک مجاہد ابوہریرہ کا طویل واقعہ خبر نامہ انٹرنیشنل الاصلاح ص ۳۶ میں لکھا ہے کہ رات کو مجاہد کی والدہ سے خواب میں ملاقات ہوئی' والدہ کو محسوس ہوا کہ بہت ہی پیاری دماغ میں رچ جانے والی خوشبو آرہی ہے' جب ان کے والد نے ان کی والدہ کو اٹھایا اور کہا کہ تمہیں کچھ محسوس ہوا؟ تو ان کی والدہ نے کہا کہ مجھے بہت زیادہ خوشبو آرہی ہے' اور مجھے لگتا ہے کہ ابوہریرہ آئے گا' ان کے والد نے کہا کہ ابوہریرہ تو آکر جا بھی چکا ہے' پھر انہوں نے سب گھر والوں کو جگایا' ہم نے خود خوشبو سونگھی' خوشبو ایسی تھی کہ وہاں سے اٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا' ہم مسلسل چار یا پانچ گھنٹے خوشبو سونگھتے رہے' خوشبو اتنی تھی کہ گلی کے کونے تک خوشبو پھیل گئی' پھر بہت سے لوگوں نے خوشبو کو سونگھا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑنے والے مجاہدین کے حق میں دعا کی اور جہاد کے راستے کو اپنانے کا عہد کیا۔

وفات کے بعد چہرہ پر مسکراہٹ اور چمک:

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ اس دور کے بہت عظیم عالم دین تھے' راجپوت گوجر برادری سے تعلق رکھتے تھے' عشق و وفا کے عظیم پیکر تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قدموں میں جگہ ملی' ان کے صاحبزادے مولانا عبداللہ البرنی المدنی لکھتے ہیں کہ وفات کے بعد ان کا چہرہ تروتازہ اور چمک رہا تھا اور چہرے پر مسکراہٹ تھی' بہت خوش نصیب انسان تھے' ساری زندگی اسلام کی سربلندی میں بسر کی۔ (پوری تفصیل کے لئے ماہنامہ ''الفاروق'' کراچی مارچ ۲۰۰۲ء)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رگوں سے خون کا آنا اور خوشبو کا مہکنا:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب روز قیامت ہوگا عثمان (رضی اللہ عنہ) لائے جائیں گے' اور ان کی شہ رگوں سے خون جوش مارتا ہوگا' رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی' اور ان کو نور کے دو جوڑے پہنائے جائیں گے اور پل صراط پر ان کے لئے منبر قائم کیا جائے گا' چنانچہ ان کے نور میں ایماندار گزریں گے' لیکن ان کے دشمن کا حصہ اس میں نہیں ہے۔'' (نزہۃ المجالس صفحہ ۳۹۹ حصہ دوم)

خون کا رنگ اندر سے خوشبو:

حافظ ابن الفرضی نے خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر شہادت کی موت مانگی تھی' اللہ تعالیٰ نے حج سے واپسی پر ان کی دعا قبول کی اور وہ بربروں کے ہاتھوں شہید ہوگئے' جب وہ شدید زخمی ہوکر خون میں لت پت پڑے تھے تو یہ حدیث پڑھی: ''جو کوئی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے' وہ بروز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے اس قسم کا خون بہہ رہا ہوگا' جس کا رنگ تو خون کا ہی ہوگا مگر اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔'' (عظیم شخصیات کی زندگی کے آخری لمحات صفحہ ۱۵۴)

اویس قرنیؒ کی قبر اور کفن تیار:

حضرت اویس قرنیؒ بہت بڑے اللہ کے ولی گزرے ہیں' ان کے بارے میں بشارت نبویؐ بھی ہے' لوگوں نے آپ کی قبر کھودنی چاہی تو اس پتھریلی زمین پر ایک پتھر کے ہٹاتے ہی ان کی بنی بنائی قبر ظاہر ہوگئی' وہیں پر ایسے کپڑے ملے جو آج تک نہ دیکھے گئے تھے' وہ ان کے کفن کے کام آئے۔ (عظیم شخصیات کے آخری لمحات صفحہ ۱۸۵)

حضرت ذوالنون مصریؒ کے جنازہ میں پرندوں کی شمولیت:

حضرت ذوالنون مصریؒ کے جنازہ میں پرندوں کا ایک غول شریک ہوگیا اور جب تک آپ کے جنازے کا جلوس رواں رہا' وہ پرندے اپنے پروں سے اس پر سایہ کئے رہے' اس قسم کے پرندے آج تک کسی نے نہ دیکھے تھے' سینکڑوں آدمی جو آپ کے جنازے میں شریک تھے' یہ غیبی مظاہرہ دیکھ کر سچے دل سے تائب ہوگئے۔ (عظیم شخصیات کے آخری لمحات صفحہ ۱۹۵)

بانی دارالعلوم دیوبند اور انتظار رسولؐ:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نوراللہ مرقدہ' کا عشق رسولؐ تو بہت مشہور ہے کہ قریب کے دور کے بہت بڑے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے۔ حضرت مولانا گیلانی لکھتے ہیں ایک طالب علم مولوی احمد اللہ مرحوم نے خواب میں دیکھا کہ مدرسے کے احاطے میں ایک مکان ہے' جس کے اندر ایک مرصع کرسی بچھی ہوئی ہے' اس پر سرور کائنات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلی...

باقی صفحہ 15 پر

ختم نبوة

عیدالاضحیٰ قربانی دوچنداَجروثواب کے ساتھ

الُخیر ٹرسٹ

ہر سال کی طرح امسال بھی ہزاروں مسلمان معاونین کی مدد سے اتنے ہی
ہزار نادار خاندانوں کی دہلیز پر عیدالاضحیٰ قربانی کے جانور ذبح کرنے کا

اہتمام رکھتا ہے

آپ بھی غور فرمائیں جہاں

ہزاروں میل دور گھر بیٹھے ٹرسٹ کے توسط سے اپنی عید قربانی کے ذریعے ایک بے سہارا ونادار خاندان کی عید کی خوشیاں دوبالا کر کے اپنے قربانی کے اجروثواب کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

بے سروسامانی کے عالم میں پسماندہ علاقوں اور افغان مہاجر کیمپوں میں لاکھوں نادار لوگ وتیمی اپنے مسلمان بھائیوں کی عید قربانی کے گوشت وپوست (چرم) کے منتظر ہیں

گذشتہ کارگذاری کی روشنی میں زرمصرف

زرمصرف معہ ترسیلات نام قربانی	دنبہ / بکرا اعلیٰ	دنبہ / بکرا متوسط	گائے فی حصہ	مکمل گائے
روپیہ	3500	2600	2300	16100
ریال	225	170	150	1050
ڈالر	60 $	45 $	40 $	280 $
پاؤنڈ	40	30	25	175

لہذا فوری رابطہ وبلاتاخیر ترسیل زر کیلئے الُخیر ٹرسٹ (العالمی)

اکاؤنٹ نمبرز:
"ACCOUNTS NOS"
"RS" 3356-3
"USA $" 066-0
MCB-N-Nazimabad Karachi

آپ کے قریبی رابطے کیلئے

واضح رہے۔ کہ شرعی نقطہ نظر کے اعتبار سے ادارہ آپکے قربانی کا وکیل ہے لہذا آپکی جانب سے زرمصرف میں کمی وبیشی کا مکمل اختیار ہونا چاہیے کہ اضافی رقم بھی بے کم وکاست انہی ناداروں پر صرف کی جاتی ہیں شکریہ

زیرسرپرستی
شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس
مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیرنگرانی
محترم جناب حاجی محمد ادریس صاحب

الُخیر ٹرسٹ (العالمی)
بنارس چوک کراچی پاکستان پوسٹ کوڈ:75800
(09221)6658304 فیکس 6662444 فون 0300-2149708

ختم نبوۃ

موسیقی اللہ سے غفلت کا ذریعہ

مولانا ظہور احمد عاصمی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جن خاص مقاصد کے لئے مبعوث ہوئے تھے ان میں سے ایک ہر قسم کے باجوں کو مٹانا بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاں ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بت پرستی صلیب پرستی اور جاہلی رسموں کو مٹانے پر مامور تھے ٹھیک اسی طرح دنیا سے ہر قسم کے آلات لہو ولعب مٹانے پر بھی مامور تھے۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ پر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام عالم کے لئے رحمت اور سب کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں معازف و مزامیر بت پرستی صلیب پرستی اور تمام جاہلی رسموں کو مٹا دوں اور نیست و نابود کر دوں۔"

"معازف" ان باجوں کو کہا جاتا ہے جو ہاتھ سے بجائے جاتے ہیں جیسے ڈھول طبلہ ستار سارنگی وغیرہ اور "مزامیر" وہ باجے ہیں جو منہ سے بجائے جاتے ہیں جیسے بانسری وغیرہ۔

آلات لہو ولعب کی تاریخ دنیا میں بہت قدیم ہے حضرت عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے بیٹے کے اتالیق کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا کہ:

"تمہاری تعلیم میں سے پہلے عقیدہ ان لوگوں کا یہ ہونا چاہئے کہ لہو کی چیزوں سے سخت نفرت رکھیں کیونکہ لہو کی چیزوں کا آغاز شیطان کی طرف سے ہے۔"

جس طرح دنیا میں بہت ساری بدکاریوں کا رواج شیطان کی جانب سے ہوا اسی طرح ان آلات کی ایجاد و فروغ میں بھی اسی کا ہاتھ تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی شیطان انسانوں کو خدا کی یاد سے غافل کرنے میں ناکام رہا تو اس نے ایسے نئے ہتھکنڈے استعمال کئے جن سے دنیا ناواقف تھی۔ ابو جعفر طبریؒ کے مطابق شیطان نے قابیل کی اولاد میں سے ثوبال کو اپنا آلہ کار بنایا۔ ثوبال نے آلات لہو ولعب کی پہچان کی اور اسی کے زمانے میں مہلائیل ابن قینان نے آلات لہو ولعب مثل بانسری طبلہ اور عود ایجاد کئے۔ چنانچہ قابیل کی اولاد لہو ولعب میں پڑ گئی ان لوگوں کی خبر ان لوگوں کو بھی پہنچی جو شیث علیہ السلام کی نسل سے تھے وہ پہاڑوں میں رہا کرتے تھے ان میں سے ایک گروہ نیچے اترا اور فواحش اور شراب کا پینا کھلا ہونے لگا۔

رسول اللہ ﷺ نے باجوں کو زنا اور شراب جیسی حرام چیزوں کی صف میں شمار کیا ہے اور ان سے لطف اندوز ہونے کو ایسا ہی سنگین جرم بتایا ہے جیسا کہ شراب سے لطف اندوز ہونا زنا اور بدکاری کرنا

ان لذات کے آلات میں ایسی بات رکھی گئی ہے جو ایک دوسری چیز سے لذت حاصل ہونے کا باعث ہوتی ہے خصوصاً وہ لذت جو اس لذت کے مناسب ہو۔ موسیقی جہاں ایک طرف دل کو خدا کی عظمت میں غور کرنے اور اس کی خدمت میں قائم رہنے سے غافل کر دیتی ہے وہیں دوسری طرف دل کو جلد حاصل ہونے والی لذتوں کی طرف راغب کرتی ہے اور ان کو پورا کرنے کی ترغیب دیتی ہے ہر قسم کی شہوتیں پیدا کرتی ہے جن میں بہت بڑی شہوت نکاح ہے چونکہ نکاح کی کامل لذت نئی عورتوں میں ہے اور نئی لذتیں حلال ذریعہ سے حاصل ہونا دشوار ہے لہٰذا انسان کو زنا پر برانگیختہ کرتی ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ زنا اور غنا میں باہم تناسب ہے اسی لئے حدیث میں آیا ہے: "الغنا رقية الزنا" یعنی راگ زنا کا افسوں ہے۔

عبدالرحمٰن ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سلیمان ابن عبدالملک اپنے محل میں رات دیر تک جاگتے رہے تھے جب ان کے اہل مجلس چلے گئے تو انہوں نے وضو کے لئے پانی مانگا ایک باندی پانی لے کر آئی وہ وضو کرانے کے لئے پانی ڈال رہی تھی کہ اسی اثنا میں سلیمان نے اپنے ہاتھ کے لئے اس باندی سے کسی قسم کی مدد چاہی اس کی طرف اشارہ کیا تو پتہ چلا کہ وہ بالکل غافل ہو رہی ہے کان لگائے ہوئے اپنے تمام بدن کو جھکائے ہوئے ایک راگ کی آواز سننے میں بالکل مست ہے آواز کسی لشکر کی جانب سے آ رہی تھی چنانچہ سلیمان نے بھی وہ آواز سنی باندی کو حکم دیا وہ الگ ہٹ

گئی اور خود کان لگا کر وہ آواز سننے لگے' معلوم ہوا کہ کوئی آدمی گا رہا ہے اور پھر یہاں تک پتہ چلا کہ وہ کیا گا رہا ہے' پھر دوسری باندی کو آواز دے کر وغیرہ کیا' صبح ہوئی تو لوگوں کو اذن عام دیا اور دربار میں غنا (راگ) اور راگ سننے والے حضرات کا ذکر چھیڑا' لوگوں نے سمجھا کہ سلیمان غنا کی خواہش رکھتے ہیں' لہٰذا تسہیل وغیرہ کا ذکر کرنے لگے' سلیمان نے پوچھا کہ کیا کوئی آدمی تم میں سے ایسا بھی بچا ہے کہ جس سے کچھ اور سنا جاسکے؟ ایک شخص نے جواب دیا کہ امیر المومنین! میرے یہاں ایلہ کے دو آدمی ہیں جو اس فن میں ماہر ہیں۔ پوچھا کہ لشکر میں تمہارا قیام کدھر ہے؟ اس نے اسی جانب اشارہ کیا جدھر سے راگ کی آواز آئی تھی' حکم دیا کہ ان دونوں آدمیوں کو بلایا جائے' قاصد گیا تو ان میں سے ایک کو پایا اور اسی کو سلیمان کے پاس لے آیا' سلیمان نے اس کا نام پوچھا تو اس نے بتایا کہ میرا سمیر ہے' معلوم کیا کہ گانا کیسا جانتا ہے؟ جواب دیا کہ اس فن میں ماہر ہوں' پھر سوال کیا کہ تو نے کب سے نہیں گایا؟ اس نے کہا کہ آج ہی گایا ہے' پھر پوچھا کہ لشکر کی کس جانب میں تھا؟ اس نے وہی جانب بتائی جہاں سے رات آواز آئی تھی' دریافت کیا کہ رات کو کون سے اشعار گا رہے تھے؟ تو جواب میں اس نے وہی اشعار کہے جو سلیمان نے سنے تھے' اسی وقت سلیمان لوگوں کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اونٹ بلبلاتا ہے تو اونٹنی بے خود ہوجاتی ہے' بکرا جوش شہوت میں آواز نکالتا ہے تو بکری مست ہوجاتی ہے' کبوتر غٹرغوں کرتا ہے تو کبوتری مزے میں آتی ہے اور مرد راگ گاتا ہے تو عورت طرب میں آتی ہے' یہ کہہ کر اسے خصی کردینے کا حکم دیا' چنانچہ وہ خصی کردیا گیا۔ (تلبیس ابلیس)

اس کے علاوہ غنا انسان کو اعتدال سے خارج کردیتا ہے اور عقل میں تغیر لاتا ہے' جب انسان طرب نشاط میں آتا ہے تو ہوش وحواس ہوتے ہوئے بھی ایسی حرکتیں کر گزرتا ہے جو بری معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً سر ہلانا' تالی بجانا' زمین پر پاؤں پٹکنا وغیرہ جو کہ عقل والوں کا کام ہے' اور ان حرکتوں کا باعث راگ و موسیقی ہوا کرتا ہے' عقل کو ڈھانکنے میں اس کے اندر قریب قریب شراب کا خاصہ ہوتا ہے۔

اتنا ہی نہیں بلکہ جو قوم بھی گانوں' باجوں میں گرفتار ہوئی' وہ کسی کام کی نہیں رہے گی' ترقی تو درکنار وہ اپنا اقتدار بھی برقرار نہیں رکھ سکتی۔ تاریخ پڑھئے کہ جب بھی کسی قوم کا موسیقی اور گانوں میں انہماک ہوا تو وہ تباہ و برباد ہوکر رہ گئی' روم و یونان جیسی عظیم سلطنتوں کے زوال کے اسباب پڑھئے تو گانوں' باجوں اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی فحاشی اور بے حیائی ان اسباب میں سرفہرست نظر آئے گی' دنیا میں مسلمانوں کا اقتدار اس وقت تک مستحکم رہا جب تک وہ گانوں' باجوں اور لہو ولعب سے دور رہے مگر جب سرود و موسیقی کے دلدادہ ہوگئے تو اسلامی حکومت اپنا استحکام کھو بیٹھی اور اسلام دشمن طاقتوں نے مسلم معاشرہ کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیا۔ مغلوں کی عظیم سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے انگریزوں نے اس وقت چھینی ہے جب ایسے حکمران پیدا ہوئے جو دن بھر گانوں' باجوں میں لگے رہتے تھے اور اس وقت تک دربار میں نہیں جاتے تھے جب تک گانوں' باجوں سے اکتا نہ جائیں اور حرم سرا کی عورتیں زبردستی انہیں دربار میں جانے کے لئے مجبور نہ کردیتیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا ہی خوب نشاندہی کی ہے:

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

انہی مفاسد اور خرابیوں کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجوں کو زنا اور شراب جیسی حرام چیزوں کی صف میں شمار کیا ہے' اور ان سے لطف اندوز ہونے کو ایسا ہی سنگین جرم بتایا ہے جیسا کہ شراب سے لطف اندوز ہونا' زنا اور بدکاری کرنا۔

باقی رہا دف کا بجانا تو تابعین کی ایک جماعت دفوں کو توڑ ڈالا کرتی تھی' حالانکہ اس وقت ایسے دف نہ تھے جیسے آج کل ہیں' اگر ان دفوں کو دیکھ لیتے تو خدا جانے کیا کرتے؟ ابو عبیدہ قاسم ابن قاسم سلام نے کہا ہے کہ صوفیہ میں جو دف کو جائز قرار دیتے ہیں وہ خطا پر ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کا اعلان ہو' سب میں اس کا شور مچ جائے اور لوگوں میں چرچا ہونے لگے۔ (تلبیس ابلیس)

اب آئیے ذرا احادیث پر بھی نظر ڈالتے ہیں:

حضرت ابو مالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب اچھی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"میری امت میں ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔"

(بخاری شریف ج ۲ ص ۸۳۷)

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری امت میں کچھ لوگ ضرور شراب پئیں گے اور (لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے) اس کا نام بدل دیں گے' ان کے سروں پر باجوں اور گانے والیوں کی آواز ہوگی' اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسادیں گے اور ان میں سے بعض کو بندر اور بعض کو خنزیر بنادیں گے۔"

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا وآخرت میں لعنت کی گئی ہے' ایک خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز اور دوسری مصیبت کے وقت آہ و بکا اور نوحہ کی آواز۔“ (فیض القدیر ج ۴ ص ۲۱۰)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”اس امت میں بھی زمین میں دھنسنے' صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے' مسلمانوں میں سے کسی شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! ایسا کب ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج عام ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۴۴)

نافع (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو جلدی سے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور اپنی سواری کو راستہ سے موڑ دیا' بار بار مجھ سے پوچھتے جاتے کہ کیا آواز اب بھی آرہی ہے؟ کیا آواز اب بھی آرہی ہے؟ یہاں تک کہ میں نے انہیں بتایا کہ اب وہ آواز نہیں آرہی ہے تو اپنے کانوں سے انگلیاں جدا کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی عمل فرمایا تھا جیسا میں نے کیا۔

صفوان وابن امیہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' اتنے میں عمرو بن قرۃ نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے لئے اللہ تعالیٰ نے شقاوت اور بدبختی مقدر فرمائی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ مجھے دف بجائے بغیر رزق نہیں مل سکتا' آپ مجھ کو غنا کی اجازت دے دیجئے' میں فحش گانے نہیں گاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ تجھ کو اجازت دوں گا' نہ تیری عزت کروں گا اور نہ تجھ کو چشم عطا سے دیکھوں گا۔ اے خدا کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تجھے حلال اور پاک رزق عطا فرمایا لیکن تو نے خدا کے رزق میں حرام اختیار کرتا ہے' اگر میں تجھ کو پیشتر ممانعت کر چکا ہوتا تو اس وقت تجھ سے بری طرح پیش آتا' چل میرے پاس سے اٹھ کھڑا ہو' خدا کے سامنے توبہ کر اور یاد رکھ! اب اگر سمجھانے کے بعد بھی تو نے ایسا کیا تو میں تجھ کو دردناک سزا دوں گا' تیرا منہ بگاڑ دوں گا' تجھ کو تیرے گھر بار سے نکال کر شہر بدر کر دوں گا اور تیرا رخت واسباب مدینہ کے نوجوانوں میں لٹواؤں گا' یہ باتیں سن کر عمرو بن قرۃ نہایت غمگین و اندوہ گیں وہاں سے چلا گیا' جب وہ جا چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی لوگ عاصی و نافرمان ہیں' جو کوئی ان میں سے بغیر توبہ کے مرے گا' حشر میں اللہ تعالیٰ اس کو ننگا اٹھائے گا' ایک چیتھڑا بھی بدن پر نہ ہوگا اور جب کھڑا ہونے لگے گا تو لڑکھڑا کر گر پڑے گا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے گانے والی باندی کا خریدنا' بیچنا' تعلیم دینا اور اس کا راگ سننا حرام کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں حضرت ابو اسامہؓ سے مروی ہے' اس میں یہ زیادہ ہے کہ ”ان کی قیمت حرام ہے۔“ (۱/۲/۲ تلبیس ابلیس)

آج کل کے زمانے میں غنا اور موسیقی کو ایک ایسے فن کی حیثیت حاصل ہے کہ جو اس میں مہارت حاصل کرتا ہے' اس پر روپے پیسوں کی بارش ہو جاتی ہے' چند ہی دنوں میں وہ کیا سے کیا بن جاتا ہے؟ اس لئے بہت سارے مسلمان بھی اس لعنت میں گرفتار ہیں' وہ بے چارے یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم شروع سے آخر تک حرام کمائی میں مصروف ہیں۔ اس زمانے کا انسان صرف یہ سوچتا ہے کہ کہیں پیسے کمانے کے لئے کام مل جائے' چاہے وہ حرام ہو یا حلال؟ اسے جاننے تک کی اس کے دل میں خواہش نہیں ہوتی' اسی دور کی نشاندہی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسا زمانہ آنے پر آدمی کو کیا کرنا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں انسان کے سامنے بیکاری اور بدکاری میں سے کوئی ایک ہی راستہ ہوگا' پس جو شخص وہ زمانہ پائے اس کو بدکاری کے مقابلے میں بیکاری کو ترجیح دینی چاہئے۔ (رواہ احمد)

اور ایسے لوگوں کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں خصوصی اعزاز واکرام ہوگا' جو گانوں' باجوں سے دنیا میں دور رہا کرتے تھے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی باجوں سے دور رکھا کرتے تھے' انہیں سارے لوگوں سے الگ کرلو! چنانچہ فرشتے انہیں الگ کر کے مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھا دیں گے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان لوگوں کو میری تسبیح وتحمید سناؤ' چنانچہ فرشتے ایسی پیاری آوازوں میں ذکر اللہ سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔“ (کنز العمال ج ۵ ص ۲۲۰)

ختم نبوۃ

مرزا قادیانی امراضِ خبیثہ کا بدترین مجموعہ

مولانا محمد اقبال رنگونی

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی پوری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کے جسمانی عیوب اور امراض خبیثہ سے محفوظ رکھا اور ان پر کبھی کوئی ایسی بیماری نہیں آئی جو دوسروں کے لئے پیغمبر کی حاضری میں نفرت کا باعث بنے اور ان کی خدمت میں آنے سے رکاوٹ کا موجب ہو اور پھر یہ عیب ہمیشہ کا ہو اور جس سے ان کے مخالفین کو یہ کہنے کا موقع مل سکے کہ یہ خدا تعالیٰ کے پیغمبر نہیں ہو سکتے جبھی تو اس قسم کے امراض خبیثہ کا ابدی شکار ہو گئے اگر پہلے کسی پیغمبر کو کوئی ابتلاء پیش آیا بھی تو وہ عارضی تھا' ابدی اور دائمی نہ تھا اور اس مدت کے گزرتے ہی ابتلاء کی یہ کیفیت بھی دور ہو گئی تھی۔

اس کے برعکس مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے جب دعویٰ نبوت کیا تو ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ:

"اسے خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ کبھی امراض خبیثہ میں مبتلا نہیں کیا جائے گا' اس کو کبھی کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو قابل عار سمجھی جائے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس بات کو ایک پیش گوئی کے طور پر پیش کیا اور اپنے مخالفین کو بڑے تحدی کے ساتھ اس کی خبر سنائی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا:

"خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامن گیر ہو جائے جیسا کہ جذام اور جنون اور مرگی تو اس سے لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الٰہی ہو گیا' اس لئے پہلے سے اس نے مجھے بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کروں گا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۱' روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۶۷ حاشیہ)

آیئے ہم دیکھیں کہ مرزا صاحب کی یہ پیش گوئی صحیح نکلی یا جھوٹی؟ کیا مرزا صاحب کو کبھی کوئی خبیث مرض نہیں لگا؟ اور کیا وہ مرض ہمیشہ نہیں رہا؟ کیا مرزا صاحب نے خدا پر بہتان باندھ کر جو بشارت گھڑی وہ جھوٹی تو نہیں نکلی؟ اب اس مجموعہ امراض کو دیکھیں۔

۴۵ سال سے ہسٹریا اور مرگی کا مرض:

(۱)...... مرزا صاحب کو ہسٹریا کا مرض تھا اور آپ کو مرگی کے دورے بھی پڑتے تھے۔ مرزا صاحب کی بیوی کہتی ہے:

> مرزا صاحب ہسٹریا اور مرگی کے پرانے مریض تھے اور ان کا یہ مرض اپنے عروج پر تھا' کبھی کوئی ایسا وقت نہ آتا تھا کہ مرزا صاحب اس بیماری سے نکل آتے ہوں' اگر ایسا ہوتا تو مرزا صاحب روزوں کی قضا ضرور کرتے' ان کا روزوں کی کبھی قضا نہ کرنا یہ بتاتا ہے کہ ان کا یہ مرض عارضی نہ تھا بلکہ مستقل تھا

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ...... بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا' رات کو سوتے وقت آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا' پھر اس کے کچھ عرصہ بعد...... حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی...... اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے...... ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳)

مرزا صاحب کو یہ دورے رمضان میں بھی پڑتے تھے اور مرزا صاحب روزہ نہیں رکھتے تھے مرزا صاحب کی بیوی سے سنئے:

"جب حضرت (یعنی مرزا) کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان...... آٹھ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا' اس لئے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کر دیا' اس کے بعد رمضان آیا تو دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ

نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب پھر آپ کو دورہ پڑا آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا...... الخ۔"

(ایضاً ص:۵۱)

مرزا صاحب کو اس کے بعد بھی دورے پڑتے رہے اور وہ روزہ سے بچتے رہے' پھر کبھی ان روزوں کی قضا نہیں کی بلکہ ہمیشہ فدیہ دے کر کام چلاتے رہے' یہ کس شریعت کا مسئلہ ہے؟ یہ نہ پوچھئے۔ بس اتنا یاد رکھئے کہ مرزا صاحب کو دورے پڑتے رہے۔ ہم بعض قادیانیوں کی اس بات کی تردید نہیں کرتے کہ مرزا صاحب نے اس لئے کبھی روزے قضا نہیں کئے کہ انہیں کبھی صحت نہ ملی تھی بلکہ آپ ہمیشہ دورے میں ہی رہتے تھے اور دورے کی کیفیت بڑی عبرتناک ہوتی تھی' مرزا صاحب کو جب دورے پڑتے تو ان کے سارے گھر والے پریشان ہو جاتے تھے اور ان کے پیر باندھ دیتے تھے۔ مرزا صاحب کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنے ایک بھائی کی یہ کیفیت لکھتا ہے:

"چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی ادھر' کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا۔" (ایضاً ص ۴۲)

مرزا صاحب کو یہ بیماری تقریباً ۲۵ سال سے تھی اور اتنے عرصہ کی یہ بیماری کیا کہلاتی ہے' اسے آپ خود مرزا صاحب سے سن لیں تاکہ کسی قادیانی کو یہ کہنے کی تکلیف نہ ہو کہ یہ بات ہم نے کہی ہے' مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے ہیں' ایک شدید درد سر اور یہ مرض تقریباً پچیس برس تک دامن گیر رہا اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے' میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع (مرگی' ناقل) میں مبتلا ہو گئے اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۶۳' خزائن ج ۲۲ ص ۳۷۷)

اب یہاں پہنچ کر مرزا صاحب کی یہ پیش گوئی پھر سے پڑھیں:

"خدا نے مجھے بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔"

(کیا یہ بشارت صحیح تھی؟ نہیں)

مرزا صاحب کی یہ بیماری عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئی' مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"مجھے دو مرض دامن گیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا' نبض کم ہو جانا...... یہ دونوں بیماریاں قریباً تیس برس سے ہیں۔"

(نسیم دعوت ص ۶۸' خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب ہسٹریا اور مرگی کے پرانے مریض تھے اور یہ مرض اپنے پورے عروج پر تھا اور کبھی کوئی ایسا وقت نہ آتا تھا کہ مرزا صاحب اس بیماری سے نکل آتے ہوں' اگر ایسا ہوتا تو مرزا صاحب روزے کی قضا ضرور کرتے' ان کا روزے کی کبھی قضا نہ کرنا یہ بتاتا ہے کہ ان کا یہ مرض عارضی نہ تھا بلکہ مستقل تھا۔

تیس سال سے کثرت پیشاب کا مرض:

(۲) مرزا صاحب کو کثرت پیشاب کی بیماری نے بھی بری طرح پریشان کر رکھا تھا اور آپ کی یہ بیماری بہت پرانی تھی۔ مرزا صاحب نے اپنے جن پرانے امراض کا ذکر کیا ہے ان میں کثرت پیشاب بھی ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"مسیح موعود زرد چادروں میں اترے گا' ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں ہوگی...... یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۴۳'
روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۴۶)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا یہ تیس برس سے ہیں۔"

(نسیم دعوت ص ۶۸)

مرزا صاحب اس بیماری کی وجہ سے دن رات میں کتنی مرتبہ بیت الخلا جاتے تھے' وہ بھی ملاحظہ کریں:

"مجھے دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کا مرض ہے جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۲۰۱ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۲)

مرزا صاحب ایک اور جگہ اس کا اعتراف

کرتے ہیں:

"وہ بیماری ذیابیطس کی ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔" (ضمیمہ اربعین ۳ص۴ روحانی خزائن ج۱۷ص۴۷۰)

مرزا صاحب کو یہ بیماری بیس سال سے زائد عرصے سے تھی اس کا اعتراف انہوں نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۳ پر کیا ہے۔

دق اور سل کی بیماری:

(۳) مرزا صاحب کو ایک اور بیماری نے بھی بری طرح جکڑ رکھا تھا اور یہ بیماری دق اور سل کی بیماری تھی۔ مرزا صاحب کی بیوی کہتی ہے:

"ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں مرزا صاحب کو سل ہوگئی...... حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہوگئی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۴۲)

یعقوب علی قادیانی کہتے ہیں:

"حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے' یہ بیماری آپ کو حضرت غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں ہوگئی تھی...... اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔"

(حیات احمد ج۲ص۷۹)

یاد رہے کہ دق اور سل اس بیماری کو کہتے ہیں جو پھیپھڑوں کے خراب ہونے کے باعث لگتی ہے اور اس کی وجہ سے منہ سے خون آنے لگتا ہے۔

مراق کی بیماری:

(۴) مرزا صاحب جس بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان رہا کرتے تھے وہ مراق کی بیماری تھی۔ مراق کی بیماری بڑی خطرناک بیماری ہے۔ مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے' اس سے پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں اور آدمی جنون میں بکواس کرنے لگتا ہے۔ ہندوستان کے معروف حکیم غلام جیلانی مراق کے مریض کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مریض ہمیشہ سست و متفکر رہتا ہے اس میں خودی کے خیالات پیدا ہوجاتے ہیں ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے۔" (مخزن حکمت طبع دوم ماخوذ از قادیانی مذہب ص ۱۴۳)

حکیم محمد اعظم خاں صاحب لکھتے ہیں:

"مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو' مثلاً مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کرتا ہے' خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔"

(اکسیر اعظم ج اول ص ۱۸۸)

مرزا غلام احمد کے دست راست اور شاہی حکیم نورالدین لکھتے ہیں:

"مالیخولیا کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں' کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں' کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔"

(بیاض حکیم نورالدین قادیانی جلد دوم ص ۲۱۲)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مراق کا مرض بہت خطرناک ہوتا ہے' یہ پاگل پن ہوتا ہے' اس میں آدمی ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہتا ہے' کوئی اپنے آپ کو بادش کوئی پیغمبر اور کوئی ولی کہتا ہے اور لوگوں کو اپنی نبوت طرف بلاتا ہے اور اس کی تبلیغ کرتا ہے۔ اب جس شخ میں یہ مرض پایا جائے اسے پاگل نہ کہیں تو اور کیا کہیں کیا مرزا غلام احمد کی تحریرات میں یہ سب دعوے موج نہیں' آیئے یہ بھی دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس مرض مراق سے کتنا وافر حصہ پایا تھا۔ مشہور قادیا ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل کہتے ہیں:

"میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے' بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ ۲ص۵۵)

مرزا صاحب کہتے ہیں:

"میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے۔"

(ملفوظات ج۲ص۳۷۶)

مرزا صاحب مراق کے مرض کو مسیح موعود کی علامت سمجھتے تھے ان کا کہنا ہے کہ:

"دیکھو میری بیماری کی نسبت آنحضرت نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی' آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں' ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(ملفوظات ج۸ص۴۴۵)

ایک مرتبہ مرزا بشیر الدین نے اپنے باپ مرزا غلام احمد سے کہا:

''حضور! غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ ۳ ص ۳۰۴)

قادیان سے شائع ہونے والے ایک رسالہ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ''مرزا غلام احمد کو مراق کا مرض تھا۔''

''مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔''

(رسالہ ریویو قادیان ص ۱۰ اگست ۱۹۲۶ء)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب مرض مراق کا شکار تھے اور یہ مرض ان میں دن بدن بڑھتا رہا' اسی مرض کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو خدا' بادشاہ' نبی' رسول' مسیح و مہدی سمجھنے لگ گئے تھے اور پھر ان کے نادان مرید ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے' کسی کو یہ سوچنے کی زحمت نہ مل سکی کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت اور دعویٰ مسیحیت یہ سب مراق کے کرشمے ہیں اور مالیخولیا کے مریض اسی قسم کی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی کتابیں اور ان کے دعوے دیکھیں تو آپ ہماری اس بات کی تائید کریں گے کہ مرزا صاحب پر واقعہ مراق کا بہت گہرا اثر تھا اب آپ ہی بتائیں کہ اس قسم کے مراقی کو خدا کا نبی مانا جاسکتا ہے؟

دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کی بیوی کو بھی مراق تھا اور یہ دونوں میاں بیوی اس مرض کے پوری طرح شکار تھے' مرزا غلام احمد قادیانی نے بھری عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا:

''میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے' کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔''

(قادیانی اخبار الحکم ۱۰/ اگست ۱۹۰۱ء)

عبرت کا مقام یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بیٹے (والد مرزا طاہر) کو بھی مراق کی بیماری تھی' ڈاکٹر شاہنواز قادیانی کہتے ہیں:

''جب خاندان میں اس کی ابتداء ہوچکی تو اگلی نسل میں بیشک یہ مرض منتقل ہوا' چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح (مرزا بشیر الدین) نے فرمایا کہ: مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔''

(رسالہ ریویو قادیان ص ۱۱ اگست ۱۹۲۶ء)

ہم اس وقت مرزا غلام احمد کے بیمار خاندان پر بحث نہیں کررہے ہیں' بتلانا صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب مراق کے مریض تھے' اس کا اعتراف خود انہوں نے بھی کیا ہے۔ اب جو شخص اس مرض میں مبتلا ہو اور وہ کوئی دعویٰ کرے تو اسکے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ مراق کی بیماری ہی اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہوتی ہے کہ مدعی مہدویت و نبوت اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور اس کی کوئی بات بھی لائق اعتبار نہیں۔ قادیانیوں کے مشہور ڈاکٹر شاہنواز قادیانی کا قابل عبرت بیان ملاحظہ کیجئے:

''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر ثابت ہوجائے کہ اس کو ہسٹریا' مالیخولیا' مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص ۷ اگست ۱۹۲۶ء)

ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ قادیانیوں کو مرزا غلام احمد کی تحریرات اور اس کے بیانات سے بڑا اور کون سا ثبوت چاہئے؟ ان میں کوئی پڑھا لکھا موجود ہے تو اسے قادیانی ڈاکٹر کے اس بیان کی روشنی میں مرزا غلام احمد کا طوق اپنے گلے سے فوراً نکال پھینکنا چاہئے اور واقعی یہ ایسی چوٹ ہے جس نے قادیانی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا ہے۔

سو مرزا صاحب نے کہا کہ: ''اسے خدا نے بذریعہ وحی بتایا ہے کہ اسے کبھی کوئی خبیث عارضہ نہیں ہوگا'' لیکن ہم مرزا غلام احمد اور قادیانی زعماء کی زبانی یہ واضح کرچکے ہیں کہ مرزا صاحب کو ہسٹریا' مالیخولیا اور مرگی تینوں قسم کی بیماریاں تھیں۔ یہ ایک ایسی خدائی ضرب ہے جو ہمیشہ قادیانیوں پر پڑتی رہے گی اور یہ چوٹ کبھی ختم نہ ہوگی۔ جو قادیانی ان شواہد کے ہوتے ہوئے بھی اپنی بات پر ہی اڑتے ہیں اور ایک مراق کے مریض کو خدا کا نبی جانتے ہیں وہ صرف اس دنیا میں ہی گھاٹے کا سودا نہیں کرتے بلکہ آخرت کی رسوائی اور ہمیشہ کی ذلت کا طوق بھی اپنے گلے میں ڈال رہے ہیں۔ ہاں جو قادیانی اپنی آنکھوں سے تعصب کی عینک اتار پھینکیں اور کھلے دل سے ان حقائق کا مطالعہ کریں تو ہمیں یقین ہے کہ انہیں اپنی زندگی کا ایک تاریخی فیصلہ کرنے میں ذرا بھی دیر نہ لگے گی اور وہ سب کچھ چھوڑ کر اس ذات اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دامن تھام لیں گے جن کی اطاعت و اتباع میں ہی دونوں جہان کی کامیابی و کامرانی ہے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

☆☆............☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جس کی تعلیمات حق وصداقت پر مبنی ہیں

مرزائیت دجل وفریب کا مجموعہ ہے جس کا اسلام سے دور کا بھی کوئی رشتہ نہیں

قادیانیت کا وجود سامراج کا مرہون منت ہے جسے مسلمانوں کی وحدت پر شب خون مارنے کے لئے وجود بخشا گیا

قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والے نعیم احمد نائیک کے قبول اسلام کے موقع پر تاثرات

کراچی (نمائندہ خصوصی) ایک قادیانی نے مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۳ء کو اپنے سابقہ مذہب قادیانیت سے برأت اور توبہ کا اعلان کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا' اس موقع پر مولانا نذیر احمد تونسوی نے قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کا دجل وفریب واضح طور پر بیان کیا۔ قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلم نعیم احمد نائیک نے بتایا کہ میں پیدائشی طور پر قادیانی تھا' عرصہ دس سال سے میں قادیانیت کے متعلق ریسرچ کر رہا تھا' میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قادیانیت کا اسلام سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے' قادیانیوں کے قول وفعل میں بڑا تضاد ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز سامراج کے اشارے پر نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا تھا اور اس کی ساری زندگی انگریزی مفادات کے تحفظ میں گزری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا' آج بھی قادیانیوں کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی محبت نہیں ہے' وہ پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج تمام اسلام دشمن طاقتوں سے قادیانیوں کے رابطے ہیں' وہ اسلام کا نام صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں ورنہ حقیقت میں اسلام اور مسلمانوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے' قادیانی مسلمانوں کو تکلیف پہنچا کر خوش ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے قادیانیت کو بہت قریب سے دیکھا ہے' قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک کاروباری اور دنیا پرست افراد کا گروہ ہے' جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں' اور تمام اسلام دشمن طاقتوں کی ان کو امداد حاصل ہے' دنیاوی لالچ دے کر یہ سادہ لوح نوجوانوں کو گمراہ کرتے ہیں' بیرون ملک سیاسی پناہ کے نام پر ان لوگوں نے ارتداد کا ایک نیا سلسلہ جاری کر رکھا ہے' انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ آج قبول اسلام کے بعد الحمدللہ! مجھے ایک عجیب قسم کی روحانی خوشی محسوس ہو رہی ہے' میرا دل اور میرا ضمیر بہت مطمئن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت والی زندگی نصیب کر کے مجھ پر بڑا فضل و

کرم کیا ہے اور میری کوشش ہوگی کہ میرے دیگر رشتہ دار اور میرے ملنے جلنے والے دوست احباب جو قادیانیت کے دجل و فریب میں پھنسے ہوئے ہیں' وہ بھی قادیانیت کے کفریہ عقائد سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیں' میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام قادیانیوں کو ہدایت سے نواز کر انہیں قبول اسلام کی توفیق نصیب کرے کیونکہ اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس کی تعلیمات فطرت انسانی کے عین مطابق اور حق وصداقت پر مبنی ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے تحریری طور پر کہا کہ میں آج بتاریخ یکم جنوری ۲۰۰۳ء کو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے گواہان کے روبرو بقائمی ہوش و حواس' بغیر کسی دباؤ لالچ' جبر اکراہ کے اپنی رضا و رغبت اور پوری آزادی کے ساتھ حلفیہ بیان دیتے ہوئے کھلم کھلا اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنے سابقہ مذہب قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرتا ہوں اور قبول اسلام کے ساتھ اس بات کی حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے' وہ اپنی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی معبود برحق ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپؐ کے بعد تاقیامت کسی کو تشریعی' غیر تشریعی اور ظلی' بروزی کسی قسم کی نبوت نہیں ملے گی۔ میں عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل ایمان لاتا ہوں اور یقین صادق کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی عقیدۂ ختم نبوت کا انکار یا دعوائے نبوت کرے' خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ یا تاویل کے ساتھ' ایسا شخص زندیق' کافر مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ میں قادیانیت سے برأت کے بعد اس عقیدے کا اظہار کرنا ضروری اور اپنے ایمان کا اہم جزو سمجھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون' کذاب' دجال' کافر' مرتد اور زندیق تھا اور وہ اپنے دعوائے مجددیت' مہدویت' مسیحیت' نبوت و رسالت میں سراسر جھوٹا تھا اور اس کو ماننے والے خواہ وہ لاہوری ہوں یا قادیانی (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) کافر' زندیق' مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ آج کے بعد میرا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ رہے گا' اور یہ بات بھی میرے ایمان کا حصہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام اس وقت بھی آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق امت محمدیہ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوائے مسیحیت میں بالکل جھوٹا تھا۔ آخر میں پھر اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اپنی مرضی' رغبت اور مکمل ہوشمندی کے ساتھ بغیر کسی جبر و اکراہ و لالچ اور دباؤ کے آج ایک حلفیہ اقرار نامہ پر دستخط کرکے قادیانیت سے مکمل برأت کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اس موقع پر میمن خدمت فورم کے چیئرمین حاجی مسعود پاریکھ' یحییٰ پولانی' عالمگیر ویلفیئر ٹرسٹ کے نعیم چاندنا' شکیل دہلوی' اسٹوڈنٹس ویلفیئر آرگنائزیشن کے صدر قاری بلال احمد ربانی' محمد نعیم' میمن برادری کے ممتاز رہنما عبدالعزیز شیوانی' ابوبکر پٹیل' عبدالغفور میمن' اے کے میمن' عارف موسانی' رفیق گوڈیل' قاری حامد' لیسین بقالی' عبدالروف بٹ' سیٹھ نثار احمد اور ندیم میمن وغیرہ نے جناب نعیم احمد نائیک کو قبول اسلام پر مبارک باد پیش کی اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

بعدازاں نعیم احمد نائیک کے قبول اسلام کا مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' حاجی سید شاہ محمد آغا' رانا محمد انور' مولانا عبدالعزیز لاشاری' سید اطہر عظیم' جمال عبدالناصر شاہد اور دیگر احباب نے خیر مقدم کیا۔

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروفِ عمل ہیں۔

ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔

جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیّر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122, Fax:542277

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340